झा, श्यामसुन्दर, ले.

शैलू. बरेली : प्रतिभा प्रकाशन, 1977.

120पे0.

دیباچہ

ہمارے صوبے کے سررشتہ تعلیم نے کامن لینگویج ریڈرو ... کی

... ہے کہ وہ

حسب ہدایات ...

لکھے گئے ہیں اور اُن کو دلچسپ بنانے کی پوری کوشش کی گئی۔ اس
امر کا خاص لحاظ رکھا گیا ہے کہ طلبا کی دلچسپی کے ساتھ ساتھ اُن کی
علمی استعداد بھی بڑھتی جائے مختلف درجوں کے طلبا کی عمروں کے لحاظ
سے اُن کے دماغی قوی کے مطابق مشکل یا آسان اسباق لکھے گئے ہیں
پہلے حصہ میں مکالمہ کے سبق زیادہ رکھے ہیں تیسرے اور چوتھے
درجہ کی کتابوں میں غور طلب اسباق رکھے گئے ہیں۔ کیونکہ ان درجوں
کے لڑکوں میں غور و خوض و بحث کرنے کا مادہ پیدا ہو جاتا ہے۔
ان درجوں کے لڑکوں میں حب وطن۔ اطاعت بادشاہ۔ امداد باہمد گر
ہمدردی۔ رحمدلی۔ انسانیت وغیرہ کے جذبات پیدا کرنے کا خاص
خیال رکھا گیا ہے۔ صحت عامہ۔ گرام سدھار۔ اور خدمت خلق پر بہت
سے اسباق ہیں۔ المختصر ہمارا مدعا ہے کہ طلبا میں جذبات پیدا کر کے
اُن کی زندگی کو برتر و مفید بنایا جائے اور جب وہ سن بلوغ کو پہنچیں
تو اپنی اور اپنے دوست احباب کی ترقی کے ہمیشہ کوشاں رہیں۔

ہر کتاب میں کچھ سبق عملی بھی رکھے گئے ہیں۔ امید کی جاتی ہے
کہ مدرسین درجوں میں لڑکوں سے عملی طور پر ان اسباق کو اور ان کی بنیاد
پر کچھ اور بھی عملی سبق پڑھائیں گے۔ حواس خمسہ میں سے قوت باصرہ سے
جو علم حاصل ہوتا ہے اُس کا اثر دل اور دماغ پر زیادہ نمایاں ہوتا ہے
اسی خیال سے اِن کتابوں میں تصاویر زیادہ تعداد میں خوبصورت

خاص طور سے تیار کرا کر سبقوں کے ساتھ لگائی گئی ہیں اور اِس طرح سے اسباق اور زیادہ دلکش ہو گئے ہیں۔

ہر سبق کے شروع میں نئے الفاظ لکھدئے گئے ہیں جو اُس سبق میں آئے ہیں۔ درجات کی استعداد کے مطابق فقرات و پیرگراف کی چھوٹائی بڑائی کا خیال رکھا گیا ہے۔ پیرگرافوں میں صرف اتنا مضمون رکھا گیا ہے جو طلبا آسانی سے سمجھ سکتے ہیں۔

سبق کے آخر میں مختلف قسم کے سوالات اور سبق کی امداد کے لئے نوٹ دئے گئے ہیں۔ یہ محض بطور نمونہ کے ہیں۔ لائق مدرسین خود اور بھی سوالات بنا سکتے ہیں۔

خاموش مطالعہ کے لئے ہر کتاب میں کافی اسباق ہیں اِس سے لڑکوں کے قوائے دماغی کی ترقی ہوتی ہے۔ ایسے سبق کے شروع کرنے سے پیشتر اس کے بارہ میں کچھ حال مختصراً بتادینا چاہیئے تاکہ طلبا شروع سے ہی سبق کو آسانی سے سمجھتے جائیں۔ تیسری کتاب میں ایک تصویر اسی غرض سے دی گئی ہے۔ مدرسین کو چاہیئے کہ تصویر دکھا کر قصہ مکمل کریں۔ ایسے اسباق جن میں تصویریں ہیں خاموش مطالعہ کے لئے نہایت موزوں ہیں نظمیں جو کتابوں میں دی گئی ہیں ہر درجہ کے طلبا کے مذاق کے لحاظ سے لکھی گئی ہیں۔ عنوانات نظم بالعموم ایسے ہیں جو طلبا میں اچھے جذبات پیدا کریں گے۔ اُن میں سے اکثر نظمیں زبانی یاد کرانے کے قابل ہیں۔

حتی الامکان کوشش کی گئی ہے کہ اُردو، ہندی نظموں میں بھی فرق نہ ہونے پائے۔ اور لڑکوں کو اُن کے پڑھنے میں لطف آئے۔ لیکن آخر میں مدرسین سے استدعا ہے کہ مشترکہ زبان کی ریڈروں کے پڑھانے کے اصلی مقصد کو ہاتھ سے نہ جانے دیں اور عام بول چال کی صحت کو مدنظر رکھیں۔

مؤلفان

نمبر سبق	مضمون	نمبر صفحہ
۱	خُدا کی یاد	۱
۲	صُبح	۳
۳	گائے	۶
۴	آسمان	۱۱
۵	پانی	۱۵
۶	اچھی لڑکی	۱۸
۷	کون بولا (نظم)	۲۲
۸	چالاک لومڑی	۲۴
۹	کسان	۲۷

نمبر سبق	مضامین	نمبر صفحہ
۱۰	جوتائی	۳۰
۱۱	برساتی فصل	۳۴
۱۲	چیونٹی اور ٹڈا	۳۹
۱۳	سونا	۴۲
۱۴	طوطا	۴۵
۱۵	بچہ اسکول میں (نظم)	۴۹
۱۶	کمہار	۵۱
۱۷	رام چندر جی	۵۵
۱۸	مُرغ	۵۹
۱۹	سنچائی	۶۳
۲۰	بدن کی صفائی	۶۹
۲۱	بھڑ بھونجا	۷۳
۲۲	بچھو اور جگنو	۷۸
۲۳	گھوڑا	۸۲
۲۴	ریل گاڑی	۸۶
۲۵	کھانا	۸۸

نمبر سبق	مضمون	نمبر صفحہ
۲۶	دونا اور پتّل	۹۱
۲۷	ہاٹ	۹۵
۲۸	رنگ	۱۰۱
۲۹	کبوتر	۱۰۵
۳۰	موٹر	۱۰۹
۳۱	اسپتال	۱۱۱
۳۲	کھلیان	۱۱۵
۳۳	کوّے کی ہوشیاری	۱۲۰
۳۴	گھوڑا	۱۲۴
۳۵	سرسوں کا کھیت	۱۲۹
۳۶	کھیتوں کی رکھوالی (۱)	۱۳۱
۳۷	کھیتوں کی رکھوالی (۲)	۱۳۶
۳۸	پتنگ	۱۴۱

ملکہ ایلز بتھ
شہنشاہ جارج ششم
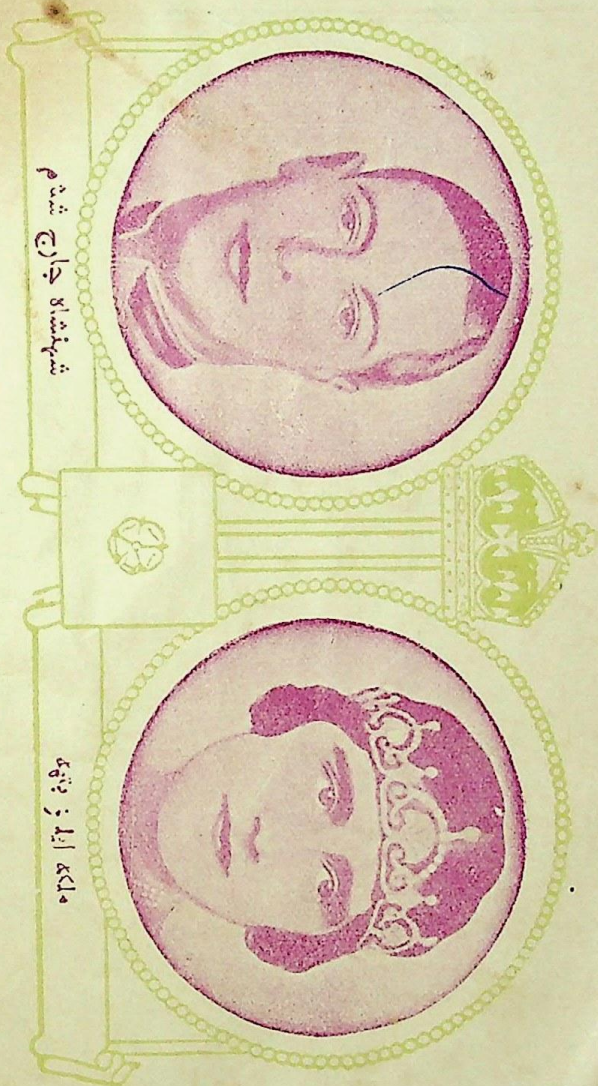
سبق - ۱

خدا کی یاد

سیوک سنسار پالن ہار

اوتار

اے اللہ اے رب اے رام لیتے ہیں سب تیرا نام
تیرا سیوک کل سنسار تو سب کا ہے پالن ہار
ہندو مسلم سکھ اور جین سب پاتے ہیں تجھ سے چین
جاڑا گرمی اور برسات تو نے بنائے دن اور رات
سادھو سنت نبی اوتار سب کے جی میں تیرا پیار
اچھی ہے تیری ہر بات سب سے اونچی تیری ذات

سوالات

(۱) اس سبق میں خدا کے لئے کون سے نام آئے ہیں - ؟

(۲) تمھارا پالنے والا کون ہے ؟

(۳) تختی پر بنا بنا کر لکھو -

جین - سادھو - سنت - ذات - اللہ - سیوک

سنسار - مسلم سکھ اوتار - چین - پالن ہار

(۴) تیرا سیوک کل سنسار کا مطلب سمجھاؤ -

(۵) نیچے لکھی ہوئی باتیں پوری کرو -

۱- اچھی ہے تیری ....

۲- سب پاتے ہیں تجھ سے ....

सवेरे की चहल-पहल

سویرے کی چہل پہل

سبق - ۲

صبح
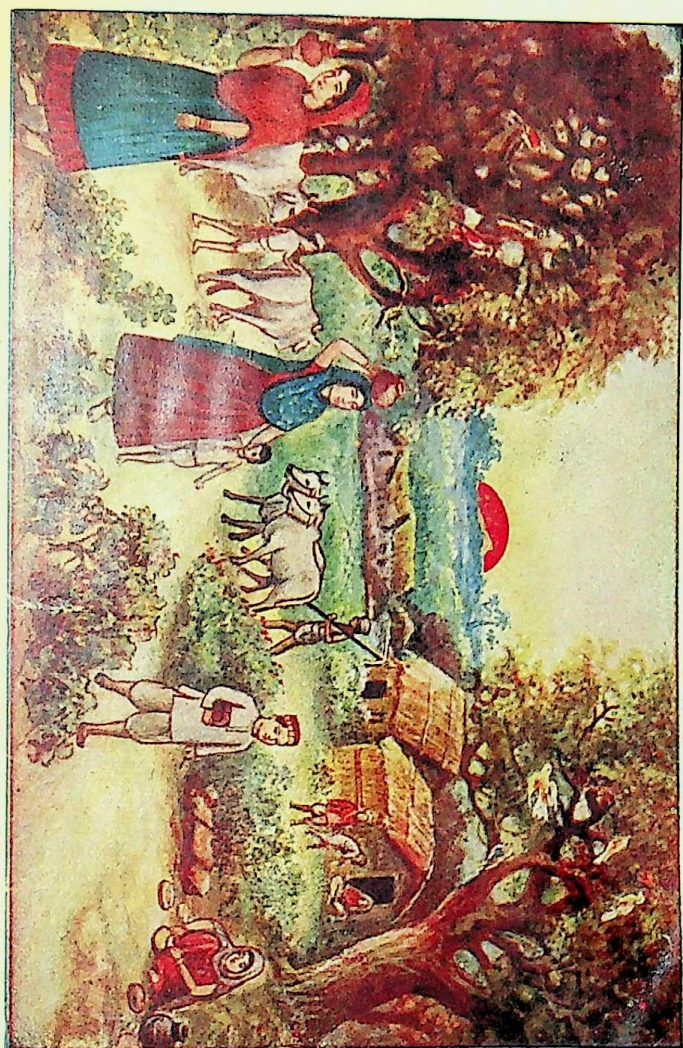
وقت چہل پہل

سہانا

سویرا ہوگیا۔ چاروں طرف اُجالا پھیل گیا
آسمان میں تارے چھپ گئے۔ پورب میں لالی
دکھائی دینے لگی۔ اب سورج نکلنے والا ہے
وہ دیکھو سورج نکل رہا ہے۔ کیسا بڑا
دکھائی دیتا ہے۔ اُسکا رنگ لال ہے۔
ایک آگ کا گولا سا معلوم ہوتا ہے۔

ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا چل رہی ہے۔ چڑیاں چہچہا رہی ہیں۔ وہ اِدھر اُدھر پھدک پھدک کر اُڑ رہی ہیں۔ آدمی چل پھر رہے ہیں۔ سب کہیں چہل پہل مچ گئی ہے۔

پیڑوں کی پتّیوں کو دیکھو۔ سورج کی سنہری کرنیں اُن پر پڑ رہی ہیں۔ اُن کی رنگت کیسی اچھی ہو گئی ہے۔

یہ وقت بڑا سہانا ہے۔ ٹھنڈی ہوا میں گھومنے سے جی خوش ہوتا ہے۔ اس وقت لیٹے رہنے سے دن بھر آلس گھیرے رہتا ہے

سوالات

(۱) نکلتے وقت سورج کیسا دکھائی دیتا ہے ؟

(۲) سویرا ہونے پر تارے کیوں نہیں دکھائی دیتے ؟

(۳) سویرے اٹھنے سے کیا فائدہ ہے ؟ -

(۴) ایسی بات بولو جس میں آلس اور چہل پہل آجائے -

(۵) اس سبق کی تصویر میں تم کیا کیا چہل پہل دیکھتے ہو - ؟

(۶) لکھو اور یاد کرو -

لال - لالی	رنگ - رنگت
گول - گولا	اُجلا - اُجالا

(۷) صبح کو کس طرف لالی دکھائی دیتی ہے ؟

(۸) چہچہانا اور پھدکنا کے معنی بتاؤ -

(۹) نیچے لکھی ہوئی باتیں پوری کرو -

۱- سب کہیں چہل پہل . . . . ہے -

۲- ٹھنڈی . . . میں گھومنے سے . . . ہوتا ہے -

سبق - ۳

گائے

بچھڑا چھوڑنا گوالا کھردری

جبڑا چتکبری

وہ دیکھو منّا کی گائے رمبھا رہی ہے۔
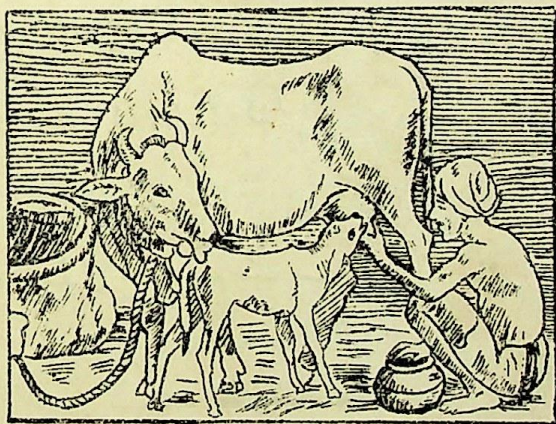
دودھ دُہنے کا وقت آگیا - اس لئے وہ اپنے
بچھڑے کو دودھ پلانے کے لئے بلا رہی ہے
گوالا آگیا - اُس نے بچھڑے کو چھوڑ دیا -
وہ دوڑ کر دودھ پینے لگا - گوالا ایک ایک
کرکے چاروں تھنوں کو بچھڑے کے منھ
میں دیتا جاتا ہے - گائے اپنی گردن موڑ کر
بچھڑے کو چاٹ رہی ہے -

تم اپنا ہاتھ گائے کے منھ میں ڈال کر
دیکھو - اُس کی زبان بڑی کھردری ہے -
گائے کے اوپر کے جبڑے میں دانت
نہیں ہیں -

گائے کے دو سینگ ہیں - اُس کے
کھر چرے ہوئے ہیں - اُس کی پونچھ لمبی ہے
کسی کسی گائے کی پونچھ اتنی لمبی ہوتی ہے

کہ زمین تک پہونچتی ہے - پونچھ کے سرے پر
بالوں کا ایک گچھا ہے - اپنی پونچھ سے گائے
مکھیاں اُڑاتی ہے -

کوئی گائے سفید ہوتی ہے - کوئی لال
کوئی کالی - کوئی چتکبری - گائے بھوسا - چری
یا گھاس کھاتی ہے - گائے کا دودھ میٹھا
ہوتا ہے -

گائے ہمارے بڑے کام کی ہے - اس واسطے
ہندو لوگ اُس کو گئو ماتا کہتے ہیں - اُس کا
دودھ ہم پیتے ہیں - اُس کے بچھڑے بڑے
ہوکر ہمارے کھیت جوتتے ہیں - اُس کے
گوبر کے اُپلے یا کنڈے بنائے جاتے ہیں -

سوالات

(۱) تم میں سے گائے کی طرح کون بول سکتا ہے۔ بول کر دکھاؤ۔

(۲) تم نے کس کس رنگ کی گائیں دیکھی ہیں؟

(۳) گائے کو پونچھ سے کیا فائدہ ہے؟

(۴) بتاؤ گائے سے ہم کو کیا کیا فائدے ہیں؟

(۵) گائے دُہنے سے پہلے گوالا بچھڑے کو کیوں چھوڑتا ہے؟

(۶) کیا تم نے ایسا کوئی جانور دیکھا ہے جس کے کھُر چرے ہوئے نہ ہوں؟۔

(۷) تصویر میں تم گائے کے جسم کی کیا کیا چیزیں دیکھ رہے ہو؟۔

(۸) گائے کیا کیا کھایا کرتی ہے؟

(۹) نیچے لکھی ہوئی باتیں پوری کرو۔

۱۔ گائے کی زبان .... ہوتی ہے۔

۲۔ اُسکے کھُر............ ہوتے ہیں۔

۳۔ اُس کے نیچے کے .... دانت ہوتے ہیں۔

۴۔ گائے اپنی گردن موڑ کر بچھڑے کو چاٹ رہی ہے۔

۵۔ ہندو لوگ اس کو ماتا کہتے ہیں۔

۶۔ اس کا .... ہم پیتے ہیں۔

۷۔ پونچھ کے سرے پر بالوں کا ایک گچھا ہے۔
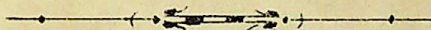
سبق ۔۴

آسمان

تمبو معلوم چمکیلے چھا جانا
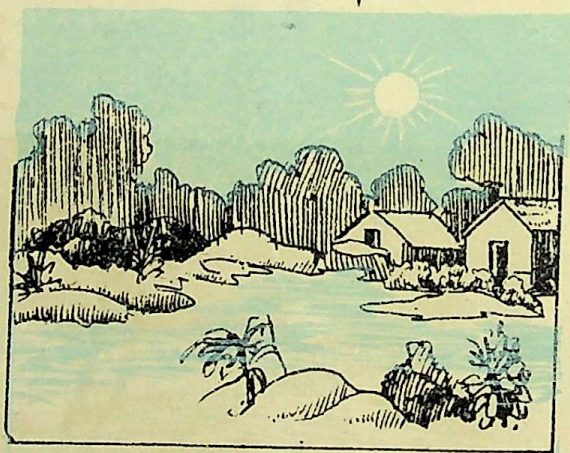
ہمارے سر پر نیلے آسمان کا تمبو تنا ہے۔
یہ بہت اونچا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے

کہ وہ ہر طرف زمین کو چھو رہا ہے۔

آسمان میں ہم بہت سی چیزیں دیکھا کرتے ہیں دن میں سورج نکلتا ہے۔ سورج پورب سے نکلتا ہے اور پچھم میں ڈوبتا ہے دوپہر کے وقت وہ ٹھیک ہمارے سر کے اوپر ہوتا ہے۔ صبح اور شام کے وقت آسمان لال ہو جاتا ہے۔
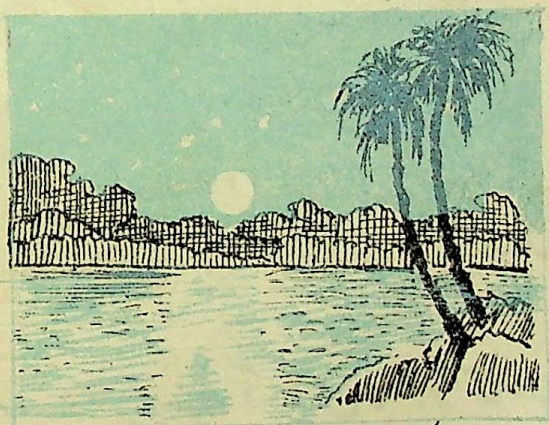
سورج کے ڈوبنے پر رات ہوتی ہے۔

رات میں آسمان میں تارے نکل آتے ہیں۔ کچھ تارے بڑے اور کچھ چھوٹے کچھ کم چمکیلے اور کچھ زیادہ چمکیلے دکھائی دیتے ہیں۔ ان تاروں کو کوئی گن نہیں سکتا۔ یہ ہم سے لاکھوں میل دور ہیں۔

رات میں چاند بھی نکلتا ہے۔ چاند گھٹتا بڑھتا رہتا ہے۔ اس کی روشنی بہت اچھی ہوتی ہے۔ چاندنی ٹھنڈی معلوم ہوتی ہے۔ سورج کی روشنی میں گرمی ہوتی ہے۔ چاندنی رات میں لڑکے دوڑ دوڑ کر کھیلتے ہیں۔

برسات کے دنوں میں آسمان میں بادل چھا جاتے ہیں۔ بادلوں سے پانی برستا ہے۔

سوالات

(۱) اسکول بند ہونے کے وقت سے لے کر اسکول کھلنے کے وقت تک تم آسمان میں کیا کیا دیکھ سکتے ہو؟

(۲) سورج ہمیشہ پورب سے نکلتا ہے۔ بتاؤ چاند کدھر سے نکلتا ہے؟

(۳) آسمان کا رنگ کیسا ہے؟

(۴) سورج کی روشنی میں گرمی ہوتی ہے۔ بتاؤ چاند کی روشنی کیسی ہوتی ہے؟

(۵) نیچے کی باتوں کو پورا کرو۔

۱۔ رات میں آ..... میں تارے نکل آتے ہیں۔

۲۔ ان ..... کو کوئی گن نہیں سکتا۔

سبق - ۵

پانی

نل اکثر سوکھا کام چلنا

ہمیں روز پانی کی ضرورت ہوتی ہے
ہم پانی پیتے ہیں - پانی سے نہاتے اور
ہاتھ منھ دھوتے ہیں - پانی سے ہم اپنے کپڑے
صاف کرتے ہیں - پانی سے ہم اپنے کھیت
سینچتے ہیں - پانی نہ ہو تو ہمارا کوئی کام
نہیں چل سکتا -

ہمارے گاؤں میں پینے کا پانی کنوؤں سے
آتا ہے - ندی کے کنارے کے لوگ ندی کا

پانی پیتے ہیں۔ بڑے شہروں میں نلوں سے گھر
گھر پانی پہونچایا جاتا ہے۔
جانور تالاب یا ندی میں پانی پیتے ہیں
گرمیوں میں اکثر تالاب سوکھ جاتے ہیں
اُس وقت جانوروں کو بڑی تکلیف ہوتی ہے
بہت سے جانور پیاسے مرجاتے ہیں۔
برسات میں پانی برستا ہے۔ اُس سے
ندی۔ تالاب اور کنوئیں بھر جاتے ہیں۔
اگر پانی نہ برسے تو سوکھا پڑ جائے۔ نہ پینے ہی
کو پانی ملے اور نہ کھیتی ہو سکے۔
ہمیں سدا صاف پانی پینا چاہیئے۔
نہانے دھونے کے لئے بھی صاف پانی کام
میں لانا چاہیئے۔ جانوروں کو بھی صاف
پانی پلانا چاہیئے۔ گہرے کنوؤں اور نل کا پانی

نل
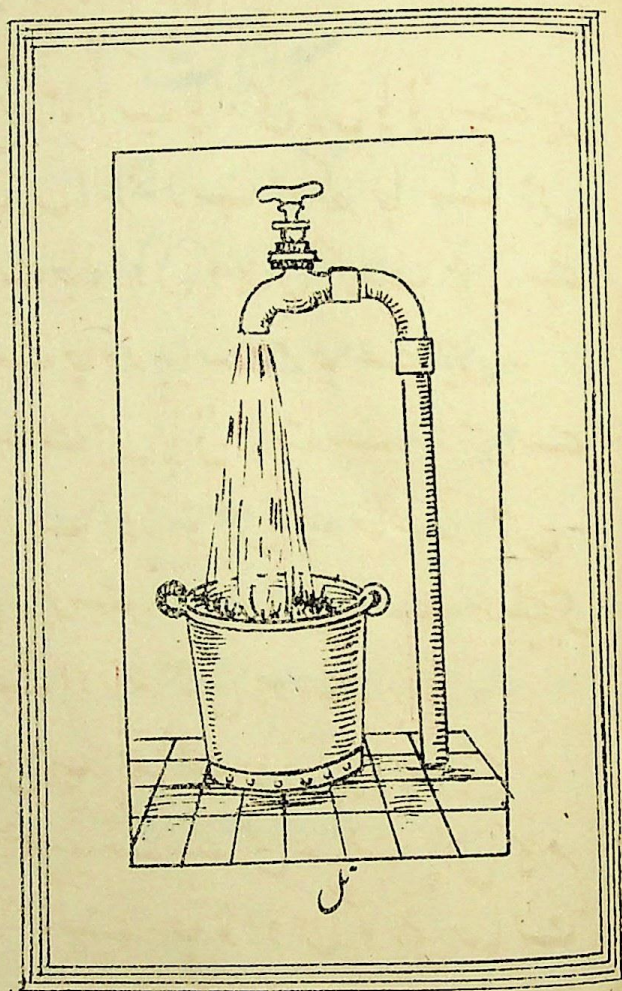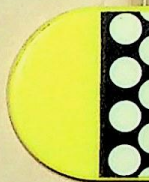
پینے کے لئے سب سے اچھا ہوتا ہے۔

سوالات

(۱) بتاؤ پانی کو تم کس کس کام میں لاتے ہو؟

(۲) پانی تم کو اور تمھارے جانوروں کو کہاں سے ملتا ہے؟

(۳) ہمیں کیسا پانی کام میں لانا چاہیئے؟

(۴) لکھو اور یاد کرو۔

تکلیف سینچنا صاف سدا

(۵) پانی کس کس کام میں آتا ہے؟

(۶) پانی کہاں کہاں سے ملتا ہے؟

سبق-۶

اچھّی لڑکی

منجن باغ ہنس مکھ ضد

مُنّی بڑی اچھّی لڑکی ہے۔ وہ روز سویرے اُٹھتی ہے۔ ٹھنڈے پانی سے اپنے ہاتھ۔ مُنھ اور آنکھیں دھوتی ہے منجن ملتی اور دتون کرتی ہے۔

مُنّی رُوز صاف کپڑے پہن کر اپنے باپ کے ساتھ باغ میں ٹہلنے جاتی ہے سورج نکلتے نکلتے ٹہل کر گھر لوٹ آتی ہے وہ کبھی بیمار نہیں ہوتی۔

مُنّی گھر کے کاموں میں جی لگا کر مدد دیتی ہے۔ گھر کی صفائی کرتی ہے۔ سب چیزوں کو ٹھیک ٹھیک جگہ پر رکھ دیتی ہے۔ اس کے ماں باپ اُسے بہت پیار کرتے ہیں۔
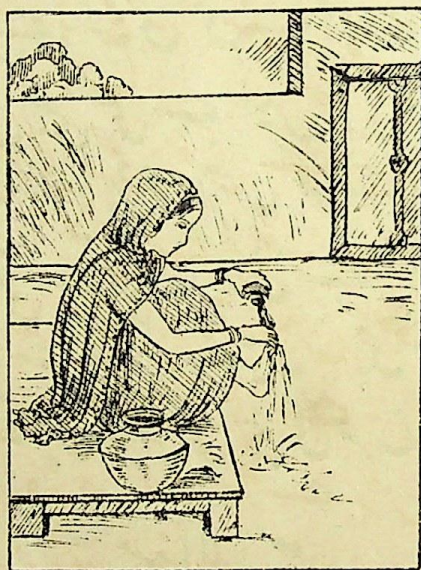
مُنّی اپنے چھوٹے بھائی رامو کو بہت پیار کرتی ہے اس کو وہ کبھی رونے نہیں دیتی جب

وہ ضد کرتا ہے تو کھلونے دے کر اس کا جی بہلاتی ہے۔ اُسے گود میں لے کر ٹہلتی ہے۔ مُنّی پڑھنے بھی جاتی ہے روز اپنا سبق یاد کر لیتی ہے۔ وہ اپنی کتابیں بہت صاف رکھتی ہے۔ گروجی مُنّی سے بہت خوش ہیں مُنّی کبھی کسی سے نہیں لڑتی۔ سدا ہنستی رہتی ہے۔ وہ بڑی ہنس مکھ ہے۔ سب سے میٹھی میٹھی باتیں کیا کرتی ہے۔ گاؤں والے اُسے بہت پیار کرتے ہیں۔ اپنی لڑکیوں سے کہا کرتے ہیں کہ تم بھی مُنّی کی طرح بنو۔

سوالات

(۱) تمھیں کیا کرنا چاہیئے جس سے سب لوگ مُنّی کی طرح تمھیں بھی اچھا کہنے لگیں؟

(۲) منّی کو اُس کے ماں باپ کیوں پیار کرتے ہیں ؟ -

(۳) جب مُنّی کا بھائی روتا ہے تو وہ اُسے کیسے بہلاتی ہے؟

(۴) لکھو اور یاد کرو -

سویرے ہنس مکھ

جی بہلانا میٹھی میٹھی باتیں کرنا

(۵) دتون کیوں کیا کرتے ہیں ؟

(۶) معنی بتاؤ - ضد - مدد - صاف -

سبق - ۷

کون بولا
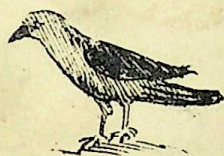
کوّا بولا کاؤں کاؤں
بلّی بولی میاؤں میاؤں

گھوڑا بولا ہِن ہِن ہِن
مکھی بولی بِھن بِھن بِھن
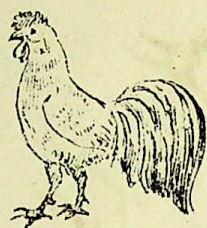
مُرغا بولا ککڑوں کوں
چڑیاں بولیں چوں چوں چوں

کتّا بولا بھوں بھوں بھوں
چیتا گرجا ہوں ہوں ہوں

سوالات

(۱) اوپر کی نظم زبانی یاد کرو۔

(۲) دی ہوئی تصویروں میں سے ہر ایک جانور کی بولی اپنی کاپی میں لکھو:-

سبق - ۸

چالاک لومڑی

آواز سریلی چکنی چپڑی منھ مین پانی بھر آنا
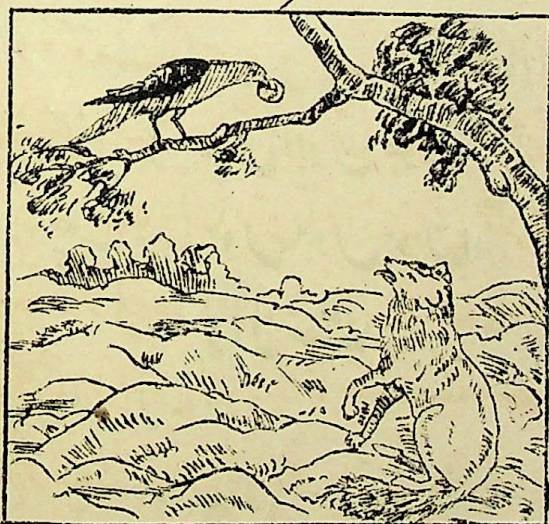
ایک لومڑی گھومتی پھرتی ایک پیڑ کے

تک پہنچی۔ اُس نے جو اوپر آنکھ اُٹھائی تو دیکھا کہ ڈال پر ایک کوا بیٹھا ہے۔ کوا کہیں سے روٹی کا ایک ٹکڑا لے آیا تھا اور اپنی چونچ میں دبائے تھا۔

روٹی کے ٹکڑے کو دیکھکر لومڑی کے منھ میں پانی بھر آیا۔ وہ سوچنے لگی کہ کسی طرح روٹی کا ٹکڑا میرے ہاتھ لگے۔

وہ کوے سے بولی بھائی کوے! تم مجھے بہت پیارے لگتے ہو۔ تمھارا گانا مجھے بہت ہی بھاتا ہے۔ تمھاری آواز بڑی سُریلی ہے۔ میں نے تو کوئی جانور ایسا نہیں دیکھا جو تمھاری طرح گاتا ہو۔ میں تمھارا گانا سننے کے لئے ہی اِدھر آئی ہوں۔

کوے نے جو یہ چکنی چپڑی باتیں سنیں تو وہ

مارے خوشی کے پھول گیا۔ جھٹ کاؤں کاؤں کرنے لگا۔ بس اب کیا تھا چونچ کے کھولتے ہی روٹی کا ٹکڑا اس کے نیچے گر پڑا۔ لومڑی نے جھٹ اُسے اُٹھا لیا اور چلتی بنی۔

سوالات

(۱) تصویر کو دیکھکر بتاؤ کہ لومڑی کیا کر رہی ہے۔

(۲) اُس نے کوّے سے میٹھی میٹھی باتیں کیوں کیں؟

(۳) کوّے کے بول اٹھنے کا کیا نتیجہ ہوا؟

(۴) لومڑی اور کوّے میں سے کون زیادہ چالاک تھا؟

(۵) لکھو اور یاد کرو۔

لومڑی کے منہ میں پانی بھر آیا۔

چکنی چپڑی باتیں۔

لومڑی نے سوچا کہ یہ روٹی کا ٹکڑا میرے ہاتھ لگے۔

خوشی سے پھول گیا۔

سبق ۔ ۹

کسان

محنتی پیداوار بھربھری

برسات آگئی ۔ پانی برسنے لگا ۔ محنتی کسان اپنے کام میں لگ گیا ۔ صبح ہوتے ہی وہ اپنے ہل بیل لے کر کھیت میں پہونچ جاتا ہے ۔ دن بھر کھیت جوتتا ہے ۔ دوپہر میں تھوڑی دیر آرام کر لیتا ہے ۔ اُس کے گھر والے دوپہر کا کھانا بھی کھیت پر ہی لے آتے ہیں ۔

دیکھو کسان کیسی محنت سے ہل چلاتا ہے وہ دھوپ کی پرواہ نہیں کرتا ۔ کھیت کو

جوت کر وہ بیج بوئے گا۔ اگر وہ اتنا کام نہ کرے
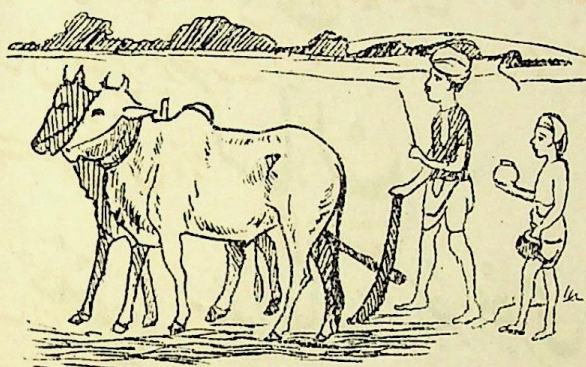
تو اُس کے کھیت میں اچھّی پیداوار نہ ہو۔ پھر ہمیں اور تمھیں کھانے کو اناج کہاں سے ملے

اچھا بتاؤ وہ کھیت کو جوتتا کیوں ہے؟

جوتنے سے کھیت کی زمین کھُد جاتی ہے مٹّی ملائم اور بھُر بھُری ہو جاتی ہے۔ وہ پانی کو خوب سوکھ لیتی ہے جب بیج بویا جاتا ہے تو وہ جلدی جمتا ہے۔ اُس کی جڑیں نیچے دور تک

چلی جاتی ہیں۔
کسان اپنے کھیت میں کھاد بھی ڈالتا ہے۔
وہ سال بھر برابر محنت کرتا رہتا ہے۔ تم بھی
ایسے ہی محنتی بنو۔

سوالات

(۱) کسان کھیت میں ہل کیوں چلاتے ہیں؟

(۲) تصویر میں کسان کے پیچھے جو لڑکا کھڑا ہے بتاؤ وہ کیوں
آیا ہے۔ اُس کے پاس کیا ہے۔؟

(۳) نیچے کی باتوں کو پورا کرو؟۔

۱۔ صبح ہوتے ہی وہ اپنے ہل بیل ... ...

۲۔ جوتنے سے کھیت کی زمین ... ...

(۴) لکھو اور یاد کرو۔

ہل چلانا	کھیت جوتنا
بیج بونا	پانی سوکھنا

سبق - ۱۰

جوتائی

پولی ملایم
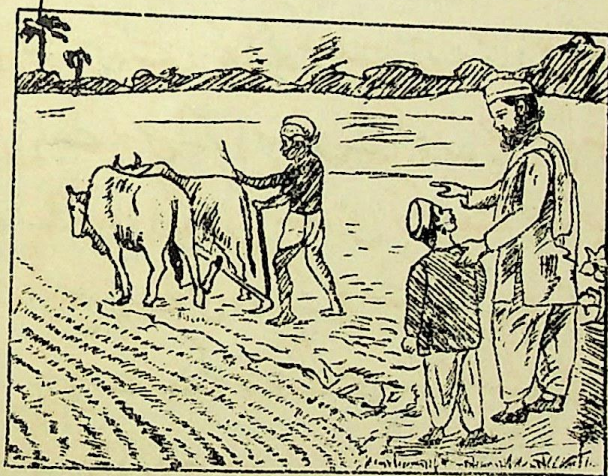
کریم نے اپنے باپ سے کہا - ابا! آج میں بھی آپ کے ساتھ کھیت کو چلونگا -

باپ۔ بیٹا! تم وہاں چل کر کیا کروگے؟
کھیت میں جوتائی ہو رہی ہے۔ مجھے دن بھر
وہاں رہنا ہوگا۔
کریم نے کہا میں کھیت کی جوتائی دیکھوں گا۔
میں بھی آپ کے ساتھ دن بھر وہیں رہونگا۔
کریم اپنے باپ کے ساتھ کھیت کو گیا وہاں
پہونچ کر اُسنے دیکھا کہ کھیت میں ہل چل رہا ہے
اُس نے پوچھا ابّا! یہاں ہل کیوں چل رہا ہے؟
باپ۔ بیٹا! ہل سے ہی تو کھیت جوتا جا رہا
ہے۔ سارے کھیت کو جوت کر بیج بوئیں گے
کریم۔ اگر بے جوتے ہوئے کھیت میں بیج
بو دیں تو کیا ہو؟۔
باپ۔ بے جوتے کھیت میں بیج بونے سے
اچھی پیداوار نہ ہو۔ جوتنے سے کھیت کی

مٹی کھُد جاتی ہے - وہ پولی اور ملائم ہو جاتی ہے جب بیج بویا جاتا ہے تو وہ جلدی جمتا ہے جڑیں دور تک پھیل جاتی ہیں اور پودے بڑے بڑے ہوتے ہیں -

کریم - ہمارے گھر کے آنگن میں کبھی تو چنے اور گیہوں اُگا کرتے ہیں -

باپ - مگر وہ پودے بہت چھوٹے ہوتے ہیں - بے جوتے بیج بونے سے ایسے ہی چھوٹے چھوٹے پودے کھیت میں بھی ہوں گے -

کریم - یہ لوگ کھیت کو کب تک جوت لیں گے -

باپ - کھیت کے جوتنے میں ابھی اِن کو تین دن اور لگیں گے -

سوالات

(۱) تصویر میں کریم اور اُس کے باپ کو پہچانو۔

(۲) زمین کو بے جوتے ہوئے بیج بونے سے کیا نقصان ہوگا؟

(۳) تم بھی اپنے باپ کے ساتھ کبھی کھیت پر گئے ہو۔ وہاں تم نے کیا دیکھا؟

(۴) دو لڑکے آپس میں وہ باتیں کرو جو کریم اور اس کے باپ میں ہوئیں۔

(۵) لکھو اور یاد کرو۔

بیج بونا	کھیت جوتنا
ہل چلانا	مٹی کھودنا

سبق - ۱۱

برساتی فصل

طبیعت منّا رسی

راج ناتھ مُنّا کا چچیرا بھائی ہے - وہ شہر میں رہتا ہے - کبھی کبھی دو چار دن کے لئے وہ منّا کے گاؤں میں آجاتا ہے اس کے آنے سے منّا کو بڑی خوشی ہوتی ہے - دن بھر دونوں بھائی ایک ساتھ رہتے ہیں -

راج ناتھ منّا کے ساتھ گھوما کرتا ہے - اُسے کھیتوں میں گھومنا بہت اچھا لگتا ہے - منّا بھی بڑے چاؤ سے اپنے بھائی کو اپنے

کھیت دکھاتا ہے۔ وہ اُسے اپنے باغ میں بھی
لے جاتا ہے۔

اس بار جب راج ناتھ منّا کے گاؤں آیا
تب دھان کی فصل تھی منّا نے کہا چلو بھیّا!
آج تمھیں دھان کے کھیتوں کی سیر کرائیں۔
راج ناتھ بڑی خوشی سے اپنے بھائی کے ساتھ
کھیت دیکھنے کے لیے گیا۔ دھان کے ہرے
ہرے لہراتے ہوئے کھیتوں کو دیکھکر اُس کی طبیعت
بہت خوش ہوئی۔

منّا نے کہا۔ دیکھو بھیّا! یہ ہمارے کھیت ہیں
اب دھان پکنے والے ہیں۔ سب پودوں میں
بال آگئی ہے۔

دھان کے کھیتوں کو دیکھتے ہوئے دونوں
بھائی جوار کے کھیت پر گئے۔

راج ناتھ نے پوچھا۔ بھیّا! یہ کس چیز کے کھیت ہیں؟

منّا۔ یہ جوار کے کھیت ہیں۔ کیسے اُونچے اونچے پودے ہیں؟ وہ دیکھو اسی کھیت میں داوا نے پٹ سن اور پھل سن بھی بودی ہے جس کو سن اور سنئی بھی کہتے ہیں۔

راج ناتھ۔ پٹ سن اور پھل سن کس کام آتی ہیں؟

منّا۔ اِن پودوں سے سَن نکالا جاتا ہے پھر اُس کی رسیاں بناتے ہیں۔

راج ناتھ۔ بھیّا! اُس کھیت میں کیا بویا ہے؟

منّا۔ وہ تو ارہر کا کھیت ہے۔ یہ کھیت بہت دنوں تک کھڑا رہیگا۔ جاڑے کے دنوں میں

اس میں پھلیاں لگیں گی۔

راج ناتھ کو یہ سُن کر بڑا اچنبھا ہوا۔
اُسنے کہا۔ آج کل ہر طرح کا اناج بویا جاتا ہے
متا نے کہا۔ نہیں بھیا! یہ بات نہیں ہے
گیہوں جَو اور چنا آج کل نہیں بوئے جاتے۔
انہیں جاڑے کی فصل میں بوتے ہیں۔ اس
فصل میں تو لوگ جوار۔ مکّا۔ دھان۔ باجرا۔
اُرد۔ مونگ۔ ارہر۔ اور سَن بوتے ہیں۔
راج ناتھ کو یہ نئی بات معلوم ہوئی۔
اور وہ خوش خوش گھر کو لوٹا۔

سوالات

(۱) برساتی فصل میں لوگ کون کون سے اناج بوتے ہیں؟۔

(۲) جاڑے کی فصل میں کیا کیا بویا جاتا ہے ؟

(۳) ارہر میں کب پھلیاں لگتی ہیں ؟

(۴) لکھو اور یاد کرو ۔

لہرانا	پکنا
بال	پٹ سن
پھل سن	پھلیاں
اچنبھا	فصل

سبق - ۱۲

چیونٹی اور بِڈّا

جمع   ٹھِٹھُرنا   سِکُڑنا   آلسی

چیونٹیاں بڑی محنت کرتی ہیں۔ اپنے رہنے کے لئے زمین کے اندر بڑے اچھے اچھے گھر بناتی ہیں۔ ان گھروں میں کمرے بھی ہوتے ہیں۔

گرمی کے دنوں میں دوڑ دوڑ کر چیونٹی اپنا کھانا اکٹھا کرتی ہے۔ وہ اپنے گھر میں اتنا کھانا جمع کر لیتی ہے کہ جاڑے بھر آرام سے بیٹھے بیٹھے کھاتی رہے۔

ایک دن کڑاکے کا جاڑا پڑ رہا تھا۔ بڑی ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی۔ ہاتھ پاؤں ٹھٹھرے جاتے تھے۔ اتنے میں ایک ٹڈا چیونٹی کے گھر پر آیا۔ وہ جاڑے کے مارے سکڑ رہا تھا اور بھوک سے مر رہا تھا۔

ٹڈے نے چیونٹی سے کہا۔ بہن! مجھے تھوڑا کھانا دے دو۔ میں بڑا بھوکا ہوں۔

چیونٹی نے پوچھا۔ بھائی ٹڈے! تم گرمی بھر کیا کرتے رہے؟ تم نے جاڑے کے لئے کھانا کیوں نہیں جمع کر لیا؟

ٹڈا بولا۔ میں نے اپنے گرمی کے دن یوں ہی گنوا دئے۔ میں اِدھر اُدھر کھیلتا۔ گاتا اور ناچتا رہا۔ میں نے جاڑے کے دکھ کو کبھی سوچا بھی نہ تھا

چیونٹی بولی۔ تو پھر ہمارے پاس اب کیوں

آئے ہو؟ ہمارے پاس ایسے آلسی کو دینے کے لئے کچھ نہیں ہے۔ جو لوگ گرمیوں بھر کھیلا کودا کرتے ہیں انھیں جاڑوں میں ایسی ہی تکلیف اُٹھانی چاہیئے یہ کہکر چیونٹی گھر کے بھیتر چلی گئی۔

سوالات

(۱) چیونٹی گرمیوں میں کھانا کیوں جمع کرلیتی ہے؟

(۲) ٹڈے کو جاڑے میں کیوں تکلیف ہوئی؟

(۳) دو لڑکے آپس میں وہ باتیں کرو جو چیونٹی اور ٹڈے میں ہوئیں

(۴) تم چیونٹی کو اچھا کہوگے یا ٹڈے کو اور کیوں؟

(۵) لکھو اور یاد کرو۔

کڑاکے کا جاڑا	ہاتھ پاؤں ٹھٹھرنا
گنوایا	کھویا

سبق - ۱۳

سونا

تھان ہوادار

خدا نے دن کام کرنے کو بنایا ہے - اور رات سونے اور آرام کرنے کے لئے - دن بھر کام کرنے سے بدن تھک جاتا ہے - آرام کرنے کو جی چاہتا ہے - رات میں سونے سے تھکاوٹ دور ہو جاتی ہے -

رات میں سبھی سو جاتے ہیں - گائے - بیل گھوڑے - گدھے سب جانور اپنے اپنے تھان پر سوتے ہیں - چڑیاں اپنے گھونسلوں میں -

بچوں کو آٹھ گھنٹے ضرور سونا چاہیئے۔
پوری نیند نہ سونے سے طبیعت خراب ہوجاتی
ہے کام کرنے میں جی نہیں لگتا۔
سونے کی جگہ ہوادار ہونی چاہیئے بچھونا
سوکھا اور صاف ہونا چاہیئے۔ منہہ ڈھک کر
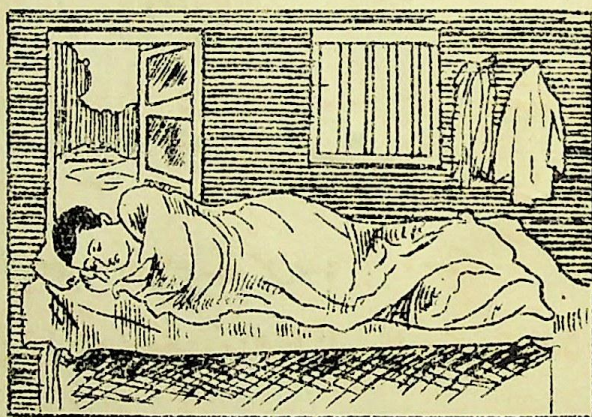
سونا اچھا نہیں۔ ہوسکے تو دن بھر کے پہنے
ہوئے کپڑے سونے وقت بدل دو۔
سویرا ہوتے ہی اُٹھ بیٹھنا چاہیئے سب

جانور سورج نکلنے سے پہلے ہی اُٹھ جاتے ہیں
رات میں جلدی سو جانا اور سویرے جلدی اُٹھنا
اچھا ہوتا ہے۔

تمھیں چاہیئے کہ جب سونے جاؤ تو اپنے ماں
باپ کو سلام کر لو۔ صبح اُٹھکر بھی اپنے سے
بڑوں کو سلام کرو۔

سوالات

(۱) ہم سب کیوں سوتے ہیں۔؟
(۲) سونے جاتے وقت کیا کیا کرنا چاہیئے۔؟
(۳) منھ ڈھک کر کیوں نہ سونا چاہیئے؟۔
(۴) تم کتنے گھنٹے سویا کرو گے۔؟
(۵) خالی جگھوں کو بھرو۔

رات میں۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔ اور سویرے۔۔ ۔۔ ۔۔ اچھا ہوتا ہے۔

سبق ۱۴

طوطا

سُنْدر ۔ رٹو طوطا
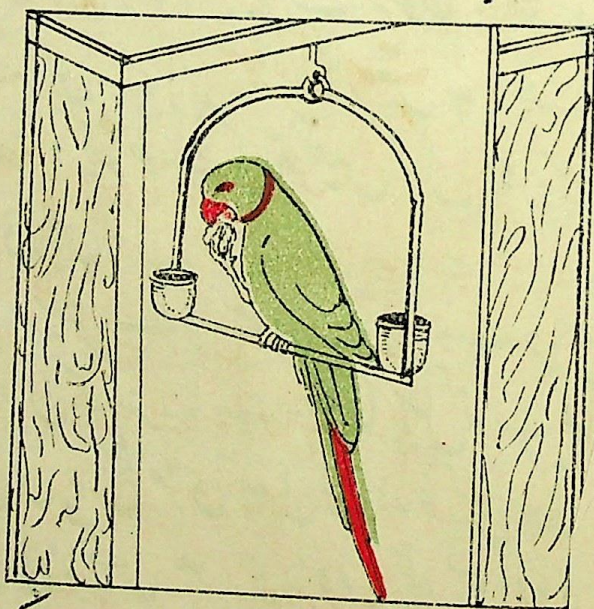
بشن کا طوطا خوب پڑھتا ہے جب کسی کو

دیکھتا ہے تو وہ "سیتا رام سیتا رام" کہنے لگتا ہے
رمیش گھر پہونچتے ہی اپنے طوطے کو پڑھانے
لگتا ہے۔

یہ طوطا بڑا سندر ہے۔ اس کا سارا بدن
ہرا ہے لیکن چونچ لال ہے۔ اس کے گلے میں
ایک لال دھاری بھی ہے۔ یہ طوطا بڈھا ہو گیا
ہے اسی سے اس کے گلے میں یہ دھاری
ہے۔ دیکھو طوطے کی آنکھیں گول اور چھوٹی
ہوتی ہیں۔

رمیش نے اُسے ایک آم دے دیا ہے۔
وہ اس کو کتر رہا ہے۔ طوطا پھل خوب کھاتا ہے۔
اُس کی چونچ مڑی ہوئی تیز اور نوکیلی ہوتی ہے
اُس کی ٹانگیں بھوری اور پونچھ لمبی ہوتی ہے
اُس کے ہر ایک پنجے میں چار اُنگلیاں

ہوتی ہیں۔

رمیش کو یہ طوطا خوب پہچانتا ہے لیکن پاس انگلی لے جاتے ہی کاٹنے دوڑتا ہے اگر پیر کی زنجیر کھل جائے تو وہ جھٹ اُڑ جائے

طوطوں کے جھنڈ کے جھنڈ اڑا کرتے ہیں۔ وہ پیڑ کے کھوکھلوں کے اندر اپنے گھونسلے بناتے ہیں۔ انہیں کھوکھلوں سے لوگ طوطے کے چھوٹے چھوٹے بچے پکڑ لاتے ہیں اور بازار میں بیچتے ہیں۔

طوطے کو جو کچھ پڑھا دو اُسے وہ رٹ لیتا ہے۔ پر اُس کا مطلب نہیں سمجھتا۔ جو لڑکے بے سمجھے بوجھے سبق رٹ لیتے ہیں انھیں رٹّو طوطا کہتے ہیں۔

سوالات

(۱) طوطے کے پر کس رنگ کے ہوتے ہیں ؟

(۲) اس کی چونچ کیسی ہوتی ہے ؟

(۳) تم نے طوطے کہاں کہاں دیکھے ہیں ؟

(۴) پالتو طوطے اڑ کیوں نہیں جاتے ؟

(۵) لکھو اور یاد کرو۔

جھنڈ کے جھنڈ ۔ رٹو طوطا

جھٹ پٹ ۔ کترنا

سبق - ۱۵

بچہ اسکول میں

بغل ہلکی پھلکی سِڈَول آئینہ سلیقہ طریقہ

بچہ اسکول پڑھنے آیا ہے نہا بستہ بغل میں لایا ہے

ہاتھ میں اک سلیٹ چھوٹی سی ہلکی پھلکی سی چیپڑ کی تختی
صاف ستھرے ہیں قلم کیا بات ہے چمکدار چینی کی دوات
تیلیاں چکنی چکنی اور سڈول گولیاں صاف ہر طرف سے گول
لال نیلی سیاہی کیا کہنا صاف کاپی کے واسطے گہنا
تختی پر ہے سفید ملتانی جیسے آئینہ پر چڑھے پانی
کیا صفائی ہے کیا سلیقہ ہے لکھنے پڑھنے کا یہ طریقہ ہے

سوالات

(۱) اسکول میں پڑھنے والے بچہ کے پاس کیا کیا چیزیں ہوتی ہیں؟
(۲) تیلیاں کس کام آتی ہیں؟ -
(۳) "صاف کاپی کے واسطے گہنا" سے تم کیا سمجھتے ہو؟
(۴) اس نظم کو زبانی سناؤ -

سبق-۱۶

کمہار

کمہار گوندھنا آوا

ایک دن موہن نے اپنے باپ سے پوچھا- دادا! کمہار برتن کیسے بناتا ہے؟

باپ- چلو پورن کے گھر چلیں- تم اپنے آپ دیکھ لینا کہ برتن کیسے بنائے جاتے ہیں-

موہن- برتن کس مٹی کے بنتے ہیں؟

باپ- کمہار گاؤں کے باہر سے چکنی مٹی کھود لاتا ہے- اس مٹی کو کوٹ کر چھان لیتا ہے

پھر پانی ڈال کر اُسے خوب گوندھتا ہے۔ جب مٹی ملائم ہو جاتی ہے تب وہ اس کے برتن بناتا ہے۔

موہن۔ وہ دیکھو دادا! پورن تو سامنے ہی بیٹھا ہے اُس کے آگے وہ پہیا سا کیا رکھا ہے؟

باپ۔ اسی پہیے سے وہ برتن بناتا ہے۔

اس کو چاک کہتے ہیں۔ یہ بھی مٹّی کا بنا ہوا ہے
پورن نے ایک لکڑی کو چاک کے چھید میں
لگا کر چاک کو کئی بار گھمایا چاک تیزی سے گھومنے
لگا۔ چاک کے بیچ میں کچھ گوندھی ہوئی مٹّی رکھی
تھی۔ پورن نے اُس مٹّی کو دونوں ہاتھوں کے
سہارے اوپر اٹھایا۔ پھر ایک ہاتھ میں پانی لگا
لگا کر اپنی انگلیوں سے اُس نے ایک ہانڈی
تیار کر دی۔ پھر اس ہانڈی کو ایک ڈورے سے
کاٹ کر چاک پر سے اُتار لیا۔

موہن ہانڈی بنتی دیکھکر بہت خوش
ہوا۔

پورن بولا۔ موہن بھیّا! تمنے دیکھا ہم کیسی
جلد ہی ہانڈی بنا لیتے ہیں۔ ان سب ہانڈیوں کو
دھوپ میں سکھائیں گے پھر انہیں آوے میں

پکائیں گے۔ جب یہ پک کر لال ہو جائیں گی تب ان کو ہم بیچیں گے۔

سوالات

(۱) چاک کسے کہتے ہیں۔؟

(۲) تم نے جو جو مٹّی کے برتن دیکھے ہوں اُن کے نام لو۔

(۳) برتن کو پکاتے کیسے ہیں۔؟

(۴) تصویر میں دئے ہوئے آدمیوں اور برتنوں کو پہچانو۔

(۵) مٹّی کے برتن کیسے بنتے ہیں؟۔

(۶) "کوٹنا چھاننا۔ گوندھنا" کے معنی بتاؤ۔

سبق - ۱۷

رام چندر جی

لچھمن راکشس

لڑکو! تم روز رام کا نام سنتے ہو گے۔ رام چندر جی کی تصویر ہر ایک ہندو کے گھر میں پائی جاتی ہے۔ ہندو اُن کی پوجا کرتے ہیں اور اُنھیں بھگوان کا اوتار مانتے ہیں۔

رام چندر جی اجودھیا کے رہنے والے تھے وہ راجہ دسرتھ کے سب سے بڑے بیٹے تھے۔ وہ چار بھائی تھے۔ بھرت۔ لچھمن اور شتروہن اِن سے چھوٹے تھے۔ چاروں بھائی آپس میں

بہت پیار سے رہتے تھے۔

رام چندر جی بڑے بہادر تھے۔ سولہ سال کی عمر میں اُنھوں نے بڑے بڑے راکشسوں کو مارا تھا۔ راجہ جنک کے یہاں جاکر انھوں نے ایک بھاری دھنش کو توڑا تھا۔ اس دھنش کو اور کوئی اٹھا بھی نہ سکتا تھا۔

راکشسوں کا راجہ راون لنکا میں رہتا تھا۔ وہ بڑا طاقتور تھا۔ اور بہت ہی برا راجہ تھا بھلے آدمیوں کو بہت ستایا کرتا تھا اور اُس کے راکشس بڑا اودھم مچایا کرتے تھے۔ رام چندر جی چودہ سال تک جنگل میں رہے۔ جہاں اُن کے ساتھ سیتا جی اور لچھمن جی بھی گئے۔ وہاں اُنھوں نے راکشسوں کو ڈھونڈ ڈھونڈ کر مارا اور راون بھی مار ڈالا گیا۔

رام چندر جی نے بڑے بڑے کام کئے۔ اُن کے برابر بہادر کوئی دوسرا نہ تھا۔ وہ اب سے ہزاروں سال پہلے ہوئے تھے۔ اب بھی لوگ ان کی پوجا کرتے ہیں۔

بچو! تم بھی رام چندر جی کی طرح بہادر بنو۔ اُن کی طرح دوسروں کی بھلائی کرو۔ ایسا کرو گے تو تمھارا بھی دنیا میں نام ہوگا۔

سوالات

دنیا میں نام ہوگا

(۱) رام چندر جی کی بہادری کے دو کام بتاؤ۔

(۲) راون کیوں مارا گیا؟

(۳) رام چندر جی کی یاد میں کون سا تیوہار ہوتا ہے جب کہ تمھاری بھی چھٹی ہوتی ہے؟

(۴) لنکا یہاں سے کس طرف ہے؟۔ اس طرف کو ہاتھ اُٹھاؤ۔

(۵) نیچے لکھی ہوئی ادھوری باتیں پوری کرو۔

۱۔ راکشس بڑا ..... مچایا کرتے تھے۔

۲۔ رام چندر جی نے بڑے بڑے ... ...

۳۔ تم بھی رام چندر جی کی ... ... بنو۔

(۶) لکھو اور یاد کرو۔

ستانا   دُکھ دینا   اودھم مچانا۔

بھلائی کرنا   نام ہونا

(۷) راجہ دسرتھ کے چاروں بیٹوں کے نام بتاؤ۔

मुर्ग़ مرغ
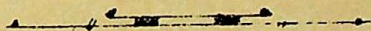
سبق - ۱۸

مُرغ

بانگ دینا کلغی سینہ مست

دربے انڈے سینا

روز سویرا ہوتے ہی مرغ بانگ دینے لگتا ہے۔ اُس کی بانگ گاؤں بھر میں سنائی دیتی ہے۔ گکڑوں کوں گکڑوں کوں، کر کے وہ سب کو جگا دیتا ہے۔ مدرسے کے لڑکوں کو مرغ بہت پیارا ہے کیونکہ وہ اُن کو بہت سویرے ہی اُٹھا دیتا ہے۔

مرغ دیکھنے میں بہت اچھا معلوم ہوتا ہے
اُس کا سینہ پھولا اور اُبھرا ہوا ہوتا ہے اُس کے
سر پر لال لال کلغی ہوتی ہے۔ اس کے سارے
بدن پر رنگین پر ہوتے ہیں۔ مرغ کی چال
بھی بڑی مست ہوتی ہے۔ لیکن وہ زیادہ
اڑ نہیں سکتا۔ پروں کو پھڑ پھڑا کر وہ تھوڑی دور
دوڑ لیتا ہے۔

مُرغ کا بدن بڑا اور بھاری ہوتا ہے۔ مرغی
بدن میں ہلکی اور چھوٹی ہوتی ہے۔ مرغی کے سر پر
کلغی بھی نہیں ہوتی۔ اِس کے پر بھی ایسے رنگ
برنگے اور خوبصورت نہیں ہوتے۔

مرغی اپنے انڈوں پر بیٹھ کر انہیں سیتی ہے
ان انڈوں سے تین ہفتے میں بچے نکل آتے
ہیں جب مرغی کہیں جاتی ہے تو۔ اُس کے سب

بچے بھی اسی کے ساتھ ساتھ پھرا کرتے ہیں۔

مرغی اناج کھاتی ہے۔ وہ کیڑے مکوڑے بھی کھایا کرتی ہے۔ وہ گھوروں پر دانے یا کیڑے چگتی پھرتی ہے اسی واسطے کوڑے کو اِدھر اُدھر بکھیرتی رہتی ہے۔ اُس کی چونچ چھوٹی اور نوکیلی ہوتی ہے۔

بلّی مرغی کو پکڑ کر کھا جاتی ہے۔ اس لئے مرغیوں کے رہنے کے لئے کاٹھ کے صندوقوں کے دربے بنا لئے جاتے ہیں۔ کچھ لوگ مرغیوں کو رات میں بڑی بڑی ٹوکریوں سے ڈھک دیا کرتے ہیں۔

مرغوں کو لڑنے کا بڑا شوق ہوتا ہے۔ مرغوں کی لڑائی مشہور ہے۔ کوئی مرغ پیچھے ہٹنا نہیں چاہتا۔ لڑتے لڑتے یہ ایک دوسرے کی

جان تک لے لیتے ہیں۔

سوالات

(۱) تم کو مرغ کیوں اچھا لگتا ہے ؟

(۲) مرغیاں کوڑے کو کیوں بکھیرا کرتی ہیں۔؟

(۳) تم کیسے جانوگے کہ یہ مرغ ہے یا مرغی ؟

(۴) لوگ مرغ اور مرغی کیوں پالتے ہیں ؟

(۵) مرغ کی بولی بول کر سناؤ۔

(۶) مرغ کیوں زیادہ نہیں اڑ سکتا ؟

(۷) انڈے سینا اور کلغی سے کیا سمجھتے ہو ؟۔

سبق - ۱۹

سنچائی

نہر ڈھینکلی کنواں چرس

رہٹ بینڑی

حامد اور راموں شام کے وقت نہر پر پہونچے - اُدھر سے اُن کے پنڈت جی بھی آگئے پنڈت جی نے پوچھا - حامد! تم یہاں کیسے گھوم رہے ہو؟ -

حامد - پنڈت جی! ہمارے کھیت میں پانی لگ رہا ہے اسی سے ہم یہاں آئے ہیں -

رامو۔ پنڈت جی! یہ نہر کیوں بنائی گئی ہے۔
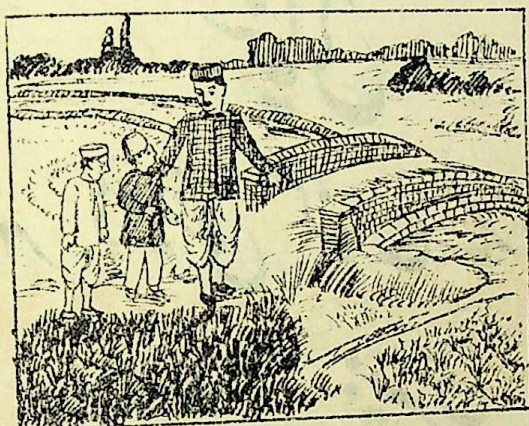
پنڈت جی۔ تم بتاؤ کہ نہر کا پانی لوگ کس کام میں لاتے ہیں؟

رامو۔ اس پانی سے لوگ اپنے اپنے کھیت سینچتے ہیں۔

پنڈت جی۔ پس اسی کام کے لئے نہریں بنائی گئی ہیں۔

حامد - لیکن سب جگہ تو نہر نہیں ہوتی ہمارے جنگل والے کھیت میں ڈھینکلی چلتی ہے -
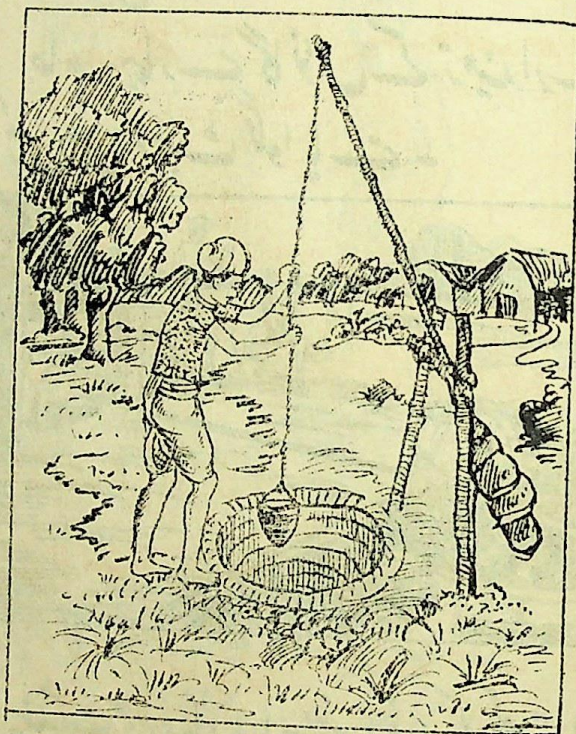
پنڈت جی - جہاں نہر نہیں ہے وہاں لوگ کئی طرح سے کھیتوں کی سنچائی کرتے ہیں

کہیں کہیں لوگ کھیتوں میں کنوئیں کھود لیتے ہیں۔ پھر اُن میں ڈھینکلی یا چرس چلا کر پانی نکالتے ہیں۔

حامد۔ ہمارے گانوں کے زمیندار نے اپنے کنوئیں میں رہٹ لگوایا ہے۔
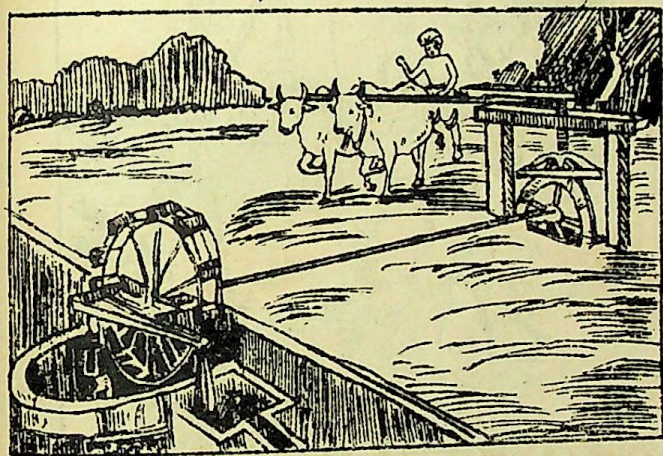
پنڈت جی۔ ہاں اپنے ایکھ کے کھیتوں کو سینچنے کے لئے انھوں نے رہٹ لگوایا ہے

رامو۔ دیکھئے پنڈت جی وہ مٹّا کے

کھیت میں لوگ کیا کر رہے ہیں ؟ -
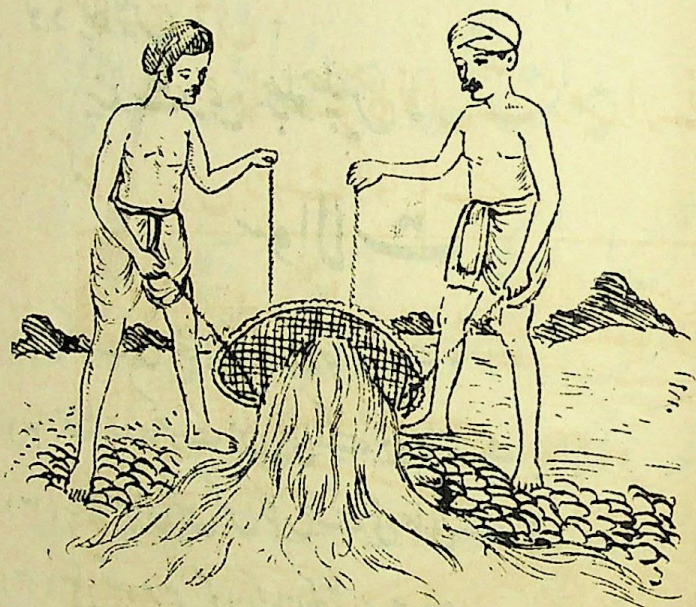
پنڈت جی - وہ لوگ بنیڑی چلا رہے ہیں - منّا کا کھیت اونچائی پر ہے - کھیت کے پاس اُن لوگوں نے ایک گڈھا کھود لیا ہے - اس گڈھے میں نہر کا پانی بھر لیا گیا ہے - اب

وہ پانی بنیٹری سے کھیت میں ڈالا جا رہا ہے

راموں - پنڈت جی چلئے ذرا ہم لوگ بنیٹری کو دیکھ لیں -

پنڈت جی چلو چلیں -

سوالات

(۱) کھیت کی سنچائی کیوں کی جاتی ہے ؟

(۲) تمھارے کھیت میں پانی کیسے دیا جاتا ہے ؟

(۳) بتاؤ سنچائی کس کس طرح سے کی جاتی ہے ؟

(۴) پہلی تصویر میں کون کون کھڑے ہیں ؟

(۵) تصویر دیکھکر بتاؤ کہ گہرے کنوؤں سے ڈھینکلی سے پانی کیوں نہیں نکالتے ؟

(۶) نیچے کی باتوں کو پورا کرو :-

۱- ہم تالابوں اور چھچھلے کنوؤں سے .... سے پانی نکالتے ہیں -

۲- ڈھینکلی چلانے کے لئے صرف .... کی ضرورت ہوتی مگر بنیٹری کے لئے دو کی

سبق ۔ ۲۰

بدن کی صفائی

گندا ٹوکا بدبو بیماری

کریم ۔ امّاں ! ماسٹر صاحب ہم لوگوں کے دانت آنکھ ۔ ہاتھ اور پیر دیکھا کرتے ہیں ۔

ماں ۔ بیٹا ! یہ تو تمھارے ماسٹر صاحب بہت اچھا کرتے ہیں ۔

کریم ۔ آج انھوں نے مکھن کو پیٹا تھا ۔

ماں ۔ کیوں پیٹا تھا ؟

سلیم ۔ مکھن بہت گندا رہتا ہے ۔ اُس کے ہاتھ پاؤں میں میل جمع رہتا ہے ۔ ماسٹر صاحب

نے کئی دن اُس کو ٹوکا۔ آج پھر وہ بہت گندا تھا۔ اسی لئے ماسٹر صاحب نے اُسے پیٹا۔

ماں۔ ماسٹر صاحب نے بہت ٹھیک کیا۔ گندا کبھی نہ رہنا چاہیئے۔ گندے رہنے سے بدن سے بدبو آنے لگتی ہے۔ اور بیماری ہو جاتی ہے
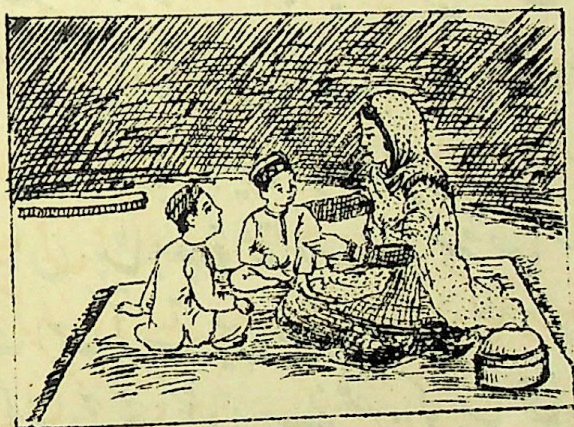
کریم۔ ماسٹر صاحب نے کہا ہے کہ سب لڑکے روز نہایا کریں اور اپنے کپڑے صاف رکھا کریں۔

سلیم۔ آج تو مجھے بھی ماسٹر صاحب نے
بہت ڈانٹا۔
کریم۔ اماں! سلیم کے منھ سے بو آتی ہے اور
آنکھ میں کیچڑ بھرا رہتا ہے۔ ان کے پاس بیٹھنے
کو جی نہیں چاہتا۔
ماں۔ سنو بیٹا! تم روز اپنے دانت صاف
کیا کرو۔ صاف پانی سے خوب کلی کیا کرو۔ آنکھ
ناک۔ کان خوب دھو لیا کرو۔ سارے بدن کو
خوب مل مل کر نہایا کرو۔
کریم۔ اور ماں نہانے کے بعد کیا کپڑے بھی
بدل لیا کریں؟
ماں۔ ہاں بیٹا! یہ تو کرنا ہی چاہیے صاف
رہوگے تو ماسٹر صاحب تم سے ہمیشہ خوش رہینگے
تمھاری سب جگہ بڑائی ہوگی۔

سوالات

(۱) مکھن کیوں پٹا گیا؟

(۲) اگر تم دانت صاف نہ کرو تو کیا نقصان ہوگا؟

(۳) تم اپنے بدن کی صفائی کس وقت اور کیسے کروگے؟

(۴) نیچے لکھی ہوئی باتیں پوری کرو۔

۱۔ سلیم کے منہ سے .... آتی ہے۔

۲۔ آنکھ میں ...... بھرا رہتا ہے۔

۳۔ صاف ...... سے خوب کلی ...... کرو۔

۴۔ ان کے پاس بیٹھنے کو .... نہیں چاہتا۔

سنجیو تیاگی

سبق-۲۱

بھڑبھونجا

تیجھڑ مزیدار کرچھلا بھاڑ

کلّو-گوپال بھائی چلو چبینا بھنا لائیں

گوپال - کلّو بھائی اچھے آئے - مجھے بھی توچنے بھنانے ہیں -

کلو-میں تو جوار لایا ہوں - مجھے جوار کی کھیلیں بہت اچھی لگتی ہیں -

گوپال - بھائی! مجھے تو بھنے ہوے چنے بہت اچھے لگتے ہیں -

نمک مرچ کے ساتھ کھاؤ - دیکھو کیسے

مزیدار ہوتے ہیں۔

کلو۔ وہ دیکھو کنّا کا گھر آگیا۔

گوپال۔ اہا! کنّا تو ابھی اپنا بھاڑ جھونک

رہا ہے۔ کیسی آگ دہک رہی ہے۔ وہ اپنے بھاڑ میں جلاتا کیا ہے؟

کلو۔ یہ لوگ بھاڑ میں لکڑی اور کنڈے نہیں جلاتے پتجھڑ میں پتے جمع کر لیتے ہیں۔

پھر اُنہیں سوکھے پتّوں کو جلایا کرتے ہیں۔
گوپال۔ لو کُنّا دادا! آج ہمارے چنے بہت اچھے بھوننا۔
کنّا۔ بھیّا! اچھے نہیں تو کیا خراب بھونوں گا!"
اب کُنّا بھاڑ کے اوپر اپنی جگہ پر بیٹھ گیا۔ اُس نے گوپال کے چنے ایک بڑی چھلنی میں لے لئے اُن میں سے ایک مٹھی چنے نکال کر ایک ہانڈی میں ڈال دیئے۔
گوپال۔ یہ کیوں نکال لئے۔
کنّا۔ بھیا! یہ تو میری بھنائی ہے"
اب کنّا نے اپنا کرچھلا لیا۔ چنوں کو ایک چھوٹی ناند میں ڈال دیا۔ کرچھلے سے گرم بالو لیکر ناند میں ڈالی پھر چنوں کو چلایا۔ وہ بھن کر پٹ پٹ ہونے لگے۔ ایک بار پھر گرم بالو ڈالی۔ اب

سب چنے بھن گئے۔

بھنے ہوئے چنوں کو بڑی چھلنی میں ڈال دیا بالو نیچے گر گئی چنے اُس نے گوپال کو دے دیئے۔

اسی طرح گُنّا نے کلّو کی جوار بھونی۔ جوار کے دانے پھوٹ پھوٹ کر اُچھلنے لگے۔ بات کی بات میں سب دانوں کی سفید سفید کھیلیں بن گئیں۔

کلّو اور گوپال اپنا اپنا چبینا لے کر چل دیئے۔

سوالات

(۱) بھڑ بھونجا بھاڑ میں کیا جلاتا ہے؟

(۲) چنے کیسے بھونے جاتے ہیں؟

(۳) گُنّا نے گوپال سے کیا بھنائی لی؟

(۴) تم میں سے ایک لڑکا کلّو۔ ایک گوپال اور ایک

کتابین کرو ہی باتیں کرو جو انھوں نے کی تھیں۔اور
باقی لڑکے یہ دیکھیں کہ یہ تینوں ٹھیک باتیں کرتے ہیں
یا نہیں۔

(۵) لکھو اور یاد کرو۔

بات کی بات میں۔آگ دہکنا ؟

(۶) نیچے لکھے ہوئے لفظوں کو اپنی تختی پر لکھو اور اُن کو اپنی باتوں میں
بولو ۔چبینا ۔کھیلیں ۔تیجھڑ ۔خراب ۔چھلنی ۔مٹھی ۔بھنائی
ناند ۔پٹ پٹ ۔پھوٹ پھوٹ ۔

سبق - ۲۲

کچھوا اور جگّو

راضی دھڑام سے

جگّو اور مگّو ندی کے کنارے کھیل رہے تھے۔ دونوں بالو کے گھر بناتے تھے۔ بات کی بات میں یہ گھر گر پڑتے تھے تب جگّو اور مگّو تالی پیٹ پیٹ کر ہنستے تھے۔

ایک کچھوا یہ کھیل دیکھ رہا تھا۔ اُس کا بھی ہنسنے کو جی چاہا۔ وہ پانی سے نکل آیا۔ جگّو اور مگّو کے ساتھ بیٹھ کر وہ بھی ہنسنے لگا۔

جگّو نے پوچھا۔ کچھوے بھائی! کہو تم کیسے

آئے؟

کچھوا۔ جگو بھائی! میں بھی تمھارے ساتھ کھیلنے آیا ہوں۔

جگّو۔ اچھا بھائی! بڑی اچھی بات ہے لو ہم سب مل کر کھیلیں۔

تھوڑی دیر تک تینوں بالو کے گھر بناتے رہے اور ہنستے رہے۔ اتنے میں جگو کو شیطانی سوجھی۔ اُس نے کہا کچھوے بھائی! تم بنو گھوڑا اور ہم بنیں سوار۔

کچھوا راضی ہو گیا۔ بڑی دیر تک جگّو اور مگّو کچھوے کی پیٹھ پر چڑھکر اُسے ٹک ٹک کرکے دوڑاتے رہے۔ کچھوا بیچارہ تھک گیا لیکن جگّو نہ مانا۔ وہ اس کی پیٹھ پر کودنے لگا۔

جب کچھوا تنگ آگیا تب وہ دھیرے

دھیرے پانی کی طرف کھسکنے لگا۔ جب وہ تھوڑے پانی میں آگیا تو بولا۔ آؤ جگّو بھائی! تمھیں ندی کی سیر کرائیں۔

جگّو اُس کی پیٹھ پر کھڑا ہو کر اچھلنے لگا۔
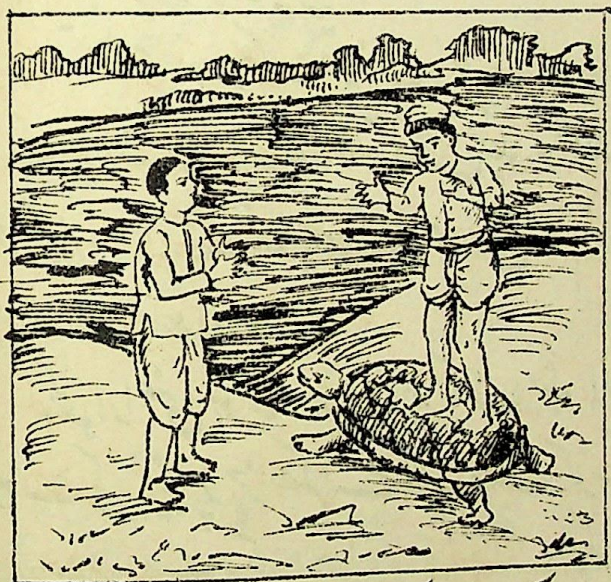
اتنے میں کچھوا چپکے سے پانی میں کھسک گیا۔ جگّو دھڑام سے پانی میں گر پڑا۔ اُس کے

کپڑے بھیگ گئے۔

گلّو تالی پیٹ پیٹ کر ہنسنے لگا۔

سوالات

(۱) بالو کے گھر کیوں گر جاتے تھے؟

(۲) جگّو کو شیطانی کا کیا پھل ملا؟

(۳) کچھوے کی پیٹھ کیسی ہوتی ہے؟

(۴) بتاؤ یہ کہانی سچّی ہے یا جھوٹی اور کیوں؟۔

(۵) لکھو اور یاد کرو۔

گھوڑا	سوار	گھوڑ سوار
چھوٹنا		تنگ آنا
دھڑام سے گرنا		تالی پیٹنا

سبق ۔ ۲۳

گھوڑا

سُم ٹاپ ایال زین کاٹھی

گھوڑا بڑا خوبصورت جانور ہوتا ہے۔ اس کو لوگ سواری کے کام میں لاتے ہیں اور کوئی جانور اتنا تیز نہیں جا سکتا جتنا گھوڑا۔ گھوڑے کا بدن بڑا سڈول ہوتا ہے۔ اُس کا منھ لمبا ہوتا ہے۔ گردن اوپر اٹھی رہتی ہے اُس کی ٹانگیں پتلی اور مضبوط ہوتی ہیں۔ اس کے پیروں میں گول گول سم یا ٹاپ ہوتے ہیں۔ یہ سُم گائے بھینس کے کھر کی طرح چرے ہوے

نہیں ہوتے۔
گھوڑے کے کان چھوٹے اور اوپر اٹھے ہوتے
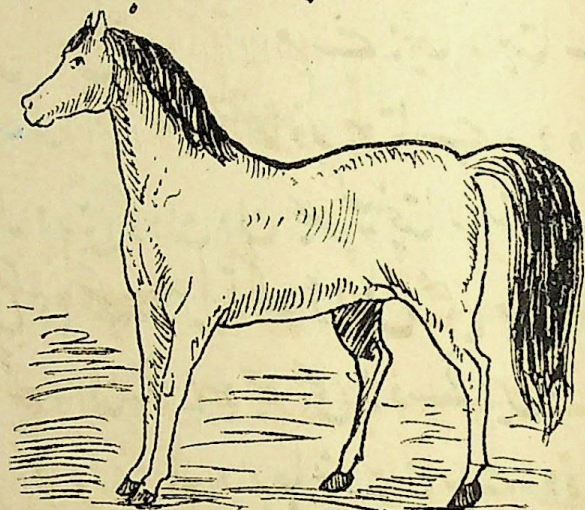
ہیں۔ اُس کی چھاتی چوڑی اور کمر پتلی ہوتی ہے
اُس کا سارا بدن چھوٹے چھوٹے بالوں سے ڈھکا
رہتا ہے۔ اُس کی گردن کے بال لمبے ہوتے ہیں
جنھیں ایال کہتے ہیں۔ پونچھ میں بال ہی بال ہوتے
ہیں۔ یہ بال لمبے اور کڑے ہوتے ہیں۔
سواری کرنے کے لئے گھوڑے کے منہ میں

لگام لگا دی جاتی ہے۔ لگام کے اشارے پر گھوڑا چلتا ہے۔ اُس کی پیٹھ پر زین یا کاٹھی کس دیتے ہیں۔ اس پر سوار آرام سے بیٹھا رہتا ہے۔

گھوڑا بڑا مضبوط جانور ہوتا ہے۔ وہ اِکہ تانگہ اور بگی کو دن بھر کھینچتا رہتا ہے۔ کسی کسی ملک میں تو گھوڑا ہل بھی چلاتا ہے۔ گھوڑے کی پیٹھ پر بوجھ بھی لادتے ہیں۔

گھوڑا بڑا سمجھ دار جانور ہوتا ہے۔ وہ اپنے مالک کو خوب پہچانتا ہے۔ اپنے مالک کو دیکھکر ہنہنانے لگتا ہے۔

گھوڑا ہری یا سوکھی گھاس کھاتا ہے۔ چنا اُسے بہت پسند ہے۔ چنا دل کرا اور بھگو کر اُسے کھلایا جاتا ہے جس کو دانہ کہتے ہیں۔

گھوڑے کئی رنگ کے ہوتے ہیں۔ تم نے

سفید - لال - کالے اور چتکبرے گھوڑے دیکھے ہوں گے -

سوالات

(۱) گھوڑے کے سُم اور گائے کے کھر میں کیا فرق ہے ؟

(۲) کون کون سے جانور سواری کے کام میں آتے ہیں - کیا تُم اُن میں سے کسی پر بیٹھے ہو - ؟

(۳) گھوڑے سے کیا کیا کام لیتے ہیں ؟

(۴) لکھو اور یاد کرو -

سُم - کھُر سوڈول - بیڈول چوڑا - پتلا

گوڑے ملائم لمبے چھوٹے ہری - سوکھی

(۵) گھوڑے کی بولی بول کر سناؤ -

سبق ۲۴

ریل گاڑی

شور - موڑ - کمان - میل
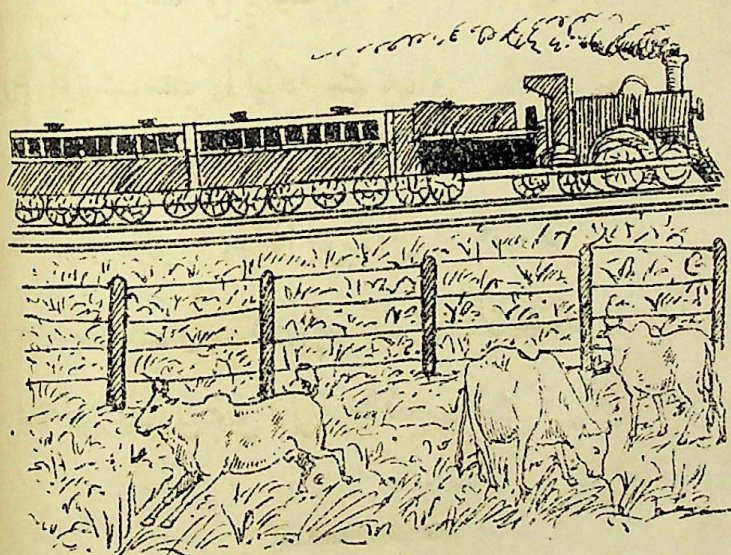
سیٹیاں دیتی آرہی ہے ریل — شور کیسا مچا رہی ہے ریل

بچے پٹری سے دور ہٹ جائیں — نیچے آکر کہیں نہ کٹ جائیں

کرتے پھک پھک اڑا رہی ہے دھواں — موڑ پر ریل بن رہی ہے کماں

سن سناتی نکل گئی کیسی — غل مچاتی نکل گئی کیسی

ڈاک گاڑی ہے تیز ریل ہے یہ — مال گاڑی نہیں ہے میل ہے یہ

سوالات

(۱) ریل میں سیٹی کیوں بجتی ہے -؟

(۲) اپنی تختی پر کمان کی تصویر بناؤ ؟

(۳) موڑ پر ریل کیسے کمان بن جاتی ہے ؟

(۴) نیچے لکھے ہوئے لفظوں کو تختی پر لکھو اور اپنی باتوں میں بولو

سن سناتی - میل - تیز - ڈاک - شور - غل -

سبق - ۲۵

کھانا

تازہ باسی ادھپکا ایشور

لڑکو! ہمیں اپنے بدن کو بنائے رکھنے کے لئے کھانے کی ضرورت ہے۔ ہم لوگ روز کھانا کھاتے ہیں۔ کوئی دن میں دو بار کھاتا ہے کوئی تین بار کھانا کھانے سے ہمارا بدن بڑھتا ہے اور طاقت آتی ہے۔ اگر ہم دو چار دن کچھ نہ کھائیں تو کمزور ہو جائیں۔ اور کوئی کام نہ کر سکیں۔

کھانے کے بارے میں ہمیں بہت سی باتیں جاننی چاہئیں۔ ٹھیک طرح سے کھانا نہ کھانے

سے بہت سی بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں۔

ہمیں روز ٹھیک وقت پر کھانا کھانا چاہیئے۔

کھاتے وقت کبھی جلدی نہ کرنی چاہیئے۔

کھانے کو خوب چبانا چاہیئے۔ ایشور نے ہم کو دانت اسی لئے دیے ہیں۔

ہم کو روز تازہ اور گرم کھانا کھانا چاہیئے کچا۔ ادھپکا۔ جلا ہوا یا باسی کھانا بیماری پیدا کرتا ہے۔ کبھی پیٹ میں درد ہونے لگتا ہے کبھی سر میں۔ ایسا کھانا ٹھیک طرح سے ہضم بھی نہیں ہوتا۔

پھل پکے ہوئے اور تازے اچھے ہوتے ہیں۔ سڑے ہوئے پھلوں میں چھوٹے چھوٹے کیڑے بھی پیدا ہو جاتے ہیں۔ اگر مل سکیں تو روز تھوڑے تازے پھل کھانے چاہئیں۔

بھوک سے زیادہ کبھی نہ کھانا چاہیئے۔ جو لوگ اپنے پیٹ کو خوب بھر لیا کرتے ہیں وہ ہمیشہ بیمار رہتے ہیں۔ دن بھر انہیں آلس گھیرے رہتا ہے۔ کسی کام میں اُن کا جی نہیں لگتا۔

سوالات

(۱) کھانا کیسا کھانا چاہیئے؟

(۲) کم کھانے اور زیادہ کھانا کھانے سے ہماری کیا حالت ہوتی ہے۔؟

(۳) کھانے کے بارے میں ہمیں کن کن باتوں کا دھیان رکھنا چاہیئے؟

سبق-۲۶

دونا اور پتل

دعوت تیّار برگد

لڑکو! تم کسی نہ کسی دعوت میں ضرور گئے ہوگے۔ دعوتوں میں دونا اور پتل میں کھانا پروسا جاتا ہے۔ آج تم بھی دونے اور پتل بناؤ۔

دیکھو! یہ ڈھاک کے ملائم پتے ہیں۔ یہ نیم کی سوکھی سینکیں ہیں۔ انہیں پتوں اور سینکوں سے پتل اور دونے بنائے جاتے ہیں۔

لو اَب سب لوگ تین تین پتّے لے لو۔
پتّوں کے ڈنٹھل توڑ ڈالو اور پتّے پونچھکر صاف کرلو
سینکوں کے بھی چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کر ڈالو۔
اب ایک پتّے کا سرا دوسرے پتّے کے اوپر رکھو۔

سینک کے ایک ٹکڑے سے دونوں پتّوں کو ایک جگہ
جوڑ دو اب تیسرے پتّے کے سرے کو دونوں
پتّوں کے اوپر رکھو۔ ایسے ہی اِن دونوں پتّوں

سے دو تین جگہ جوڑ دو۔

اب اس چھوٹی سی پتّل کو بیچ سے موڑ دو۔ اس موڑ پہ دو سینکیں لگا دو۔ دیکھو! دونا تیّار ہوگیا۔ اس دونے میں تم پانی لے کر پی سکتے ہو۔ لو اب پتّل بناؤ۔ جیسے دونا بنانے کے لئے پہلے چھوٹی پتّل بنائی تھی ویسے ہی پھر بناؤ۔ اب اس کے چاروں طرف ایک ایک اور پتّا رکھکر جوڑو۔ اسی طرح پتّل کو بڑھاتے جاؤ دیکھو کیسی گول گول اچھّی سی پتّل بن گئی۔

پتّل تھالی کا کام دیتی ہے۔ اس میں جو چیز چاہو رکھ سکتے ہو۔ دونے سے تم کٹورے کا کام لے سکتے ہو۔ اس میں پتلی چیزیں جیسے دہی یا دال رکھی جا سکتی ہیں۔

پتّلیں اور دونے بنانے کے لئے ملائم اور

بڑے پتّے ہونے چاہئیں۔ اگر ڈھاک نہ ملے تو برگد کے پتّوں سے کام نکال سکتے ہو۔

سوالات

(۱) دونے اور پتّل تم کب اور کیوں کام میں لاتے ہو؟

(۲) ان کے بنانے میں کون کون چیزیں کام میں آتی ہیں؟

(۳) ایک دونا اور ایک پتّل بنا کر دکھاؤ۔

(۴) دعوتوں میں کھانا پتّل میں کیوں کھاتے ہیں؟

(۵) نیچے لکھے ہوئے لفظوں کو اپنی تختی پر بنا بنا کر لکھو اور ان کو اپنی باتوں میں بولو۔

دونا - پتّل - دعوت - ملائم - ڈنٹھل - سینک -

سبق - ۲۷

ہاٹ

شوق کوس بھاٹی کبجڑا۔

موہن کو ہاٹ دیکھنے کا بڑا شوق ہے۔
اُس کے گانوں میں ہاٹ نہیں لگتی۔
لال پور میں ہر اتوار کو پیٹھ لگتی ہے۔ لال پور
اس کے گانوں سے ایک کوس دور ہے۔
اسی سے اپنے ساتھیوں کو لے کر وہ ہمیشہ ہاٹ
دیکھنے جایا کرتا ہے۔

اب کی بار موہن اپنے دادا کے ساتھ
ہاٹ میں آیا ہے۔ دوپہر کا وقت ہو گیا ہے

اس لئے آس پاس کے گانو ں کے بہت آدمی آگئے ہیں۔ ہاٹ میں مردوں۔عورتوں اور لڑکوں کی خوب بھیڑ لگ گئی ہے۔

سب لوگ کچھ نہ کچھ بیچنے یا مول لینے آئے ہیں۔کچھ مرد اور لڑکے ایسے بھی ہیں جو اوروں کے ساتھ ہاٹ دیکھنے چلے آئے ہیں۔

سب لوگ سورج چھپنے سے پہلے اپنے اپنے گھروں کو لوٹ جائیں گے۔اگر یہ لوگ ہاٹ نہ آتے تو اپنے اپنے کاموں کی چیزیں کہاں سے پاتے۔

ہاٹ میں طرح طرح کی دوکانیں ہیں۔ ایک طرف اناج کی دوکانیں لگی ہیں۔گیہوں جوار۔باجرا چنا۔چاول۔مونگ اور اُرد کے ڈھیر لگے ہیں۔ اناج سے لدی
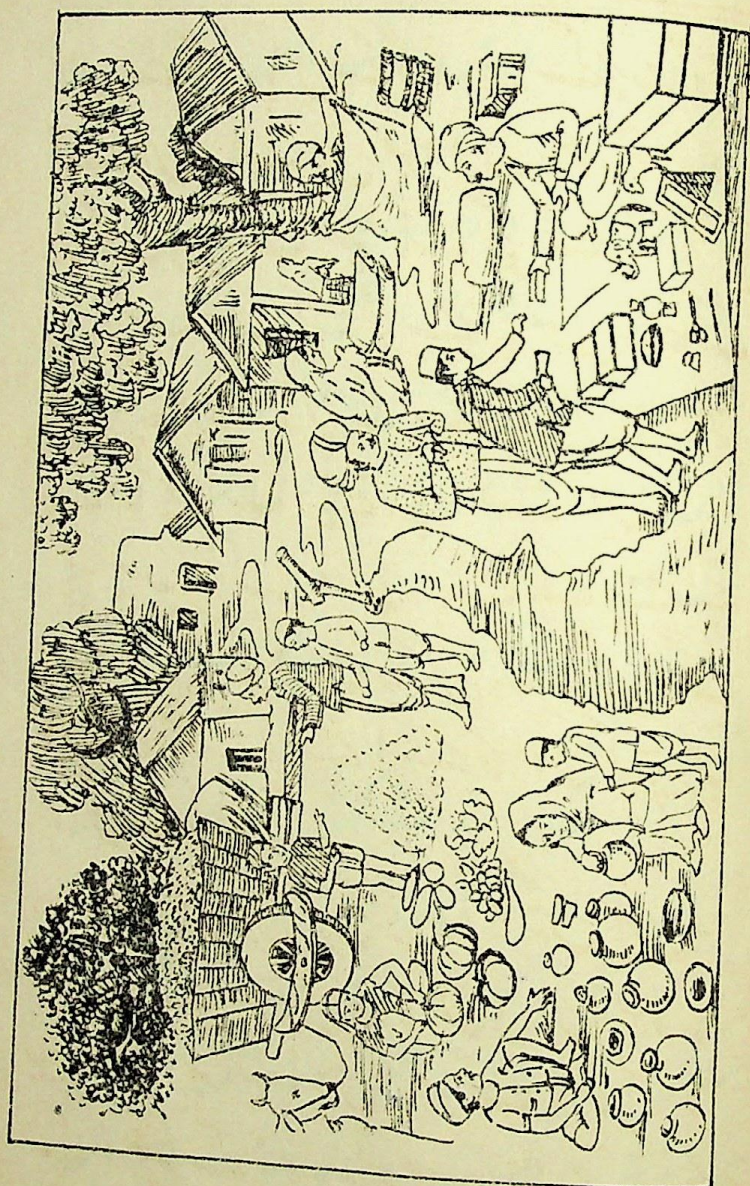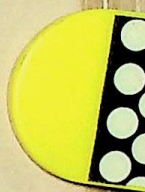
گاڑیاں بھی کھڑی ہیں - لوگ اناج خرید رہے ہیں -

موہن کے دادا نے چاول خریدا - چاول کی بھی کئی دُکانیں ہیں - طرح طرح کا چاول بک رہا ہے - کہیں مہین چاولوں کا ڈھیر ہے کہیں موٹے کا - کہیں پرانا چاول رکھا ہے کہیں نیا -

موہن نے کہا - دادا! مجھے سیاہی اور قلم لینا ہے -

اس کے دادا نے کہا - چلو بساطی کی دُکان سے لے دیں -

موہن جو آگے بڑھا تو اُس نے دیکھا کہ بساطی کی دُکانیں ہیں - ان میں ہر طرح کی چیزیں رکھی ہیں - کھلونے - شیشے - بٹن

ڈورا۔ سوئی۔ قینچی۔ چاقو۔ قلم۔ پنسل۔ سیاہی
تاش۔ سب کچھ یہاں مل سکتا ہے۔ ایک
دوکان سے موہن نے اپنے لیئے سیاہی اور
قلم خرید لیا۔

موہن نے خوب گھوم پھر کر پینٹھ دیکھی۔
دو تین دوکانیں کپڑے کی بھی تھیں۔ یہاں
لوگ کپڑا خرید رہے تھے۔ کوئی دھوتی لیتا تھا
کوئی گاڑھا یا مارکین۔ لڑکے اپنے لیئے انگوچھے
خرید رہے تھے۔

کئی کنجڑے ترکاریاں بھی لائے تھے۔
پھل والے پھلوں کی ڈلیاں رکھے بیٹھے تھے۔
امرود۔ نارنگی۔ بیر بک رہے تھے۔ ہاٹ کے
بیچوں بیچ مٹھائی کی دو دوکانیں تھیں۔
موہن کے دادا نے اُسے مٹھائی لے دی۔

وہ بڑا خوش ہوا۔ شام تک موہن اور اس کے دادا گھر لوٹ آئے۔

موہن کے دادا نے اُسے بتایا کہ گاؤں کے لوگ۔ نمک۔ مرچ۔ مصالحہ۔ گُڑ۔ چینی وغیرہ سبھی چیزیں ہاٹ سے خریدتے ہیں۔ اگر یہ ہاٹ نہ لگے تو لوگوں کو یہ چیزیں کہاں سے ملیں اُنہیں شہر جانا پڑے۔ اسی سے ہر اتوار کو یہ ہاٹ لگا کرتی ہے اور خوب بھیڑ ہو جاتی ہے۔

سوالات

(۱) گاؤں میں ہاٹ کیوں لگتی ہے۔ کیا شہر میں بھی ہاٹ لگا کرتی ہے؟

(۲) تم نے کوئی ہاٹ دیکھی ہو تو بتاؤ کہ وہاں کیا کیا بکتا تھا۔

کنجڑے کیا آوازیں دیتے تھے ؟

(۳) ہاٹ میں بہت بھیڑ کیوں ہو جاتی ہے ؟

(۴) بساطی کی دوکان میں کیا کیا بکتا ہے ؟

(۵) نیچے کی باتوں کو پورا کرو :-

بزاز .. .. بیچتا ہے -

.. .. .. ترکاری بیچتا ہے

حلوائی ... ... بیچتا ہے -

... ... سوئی ڈورا بیچتا ہے -

سبھی چیزیں .. .. .. سے خریدتے ہیں -

اگر .. .. نہ لگے تو لوگوں کو یہ .. .. کہاں سے .. .. اسی ؟

ہر اتوار کو یہ .. .. لگتا .. .. ..
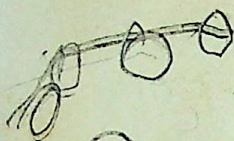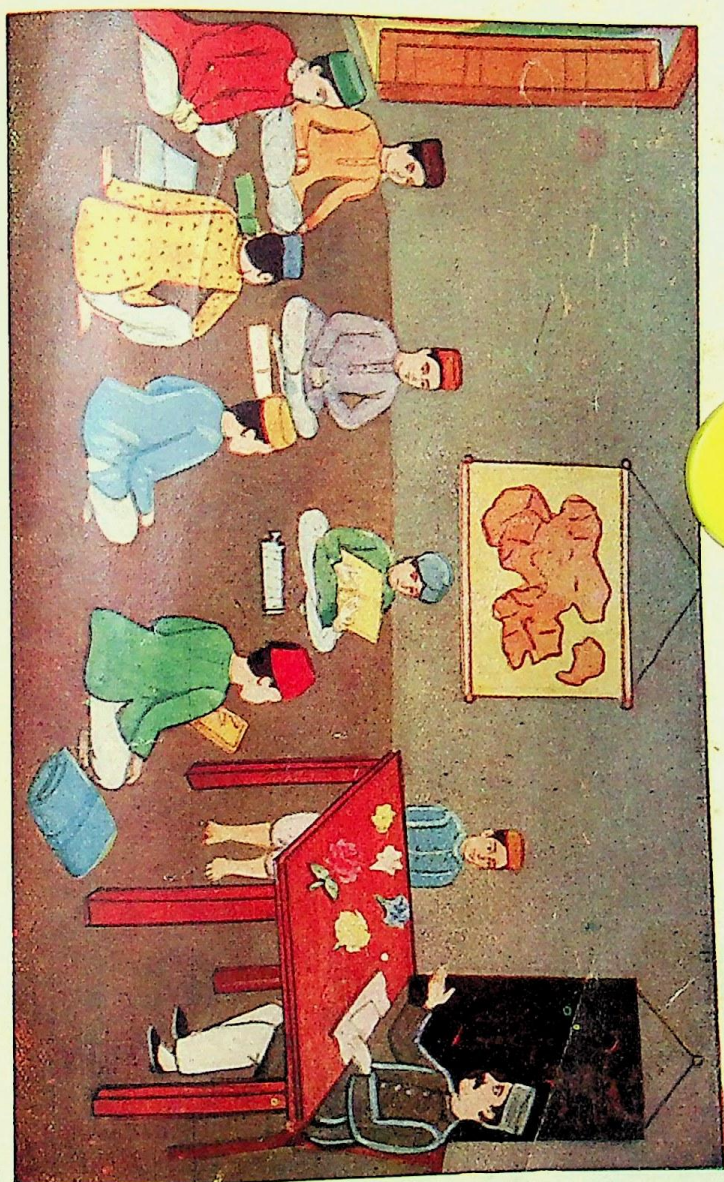
سبق-۲۸
رنگ

کدو جلد بستہ

کلّو کئی رنگ کے پھول توڑ لایا۔ لوکی۔ کدّو۔ گیندا۔ سیم۔ توری اور گلاب کے پھول لاکر اس نے ماسٹر صاحب کے آگے رکھ دیے۔

ماسٹر صاحب نے پوچھا۔ لڑکو! بتاؤ لوکی کا پھول کس رنگ کا ہے؟

کریم نے جواب دیا۔ وہ سفید رنگ کا ہے۔

ماسٹر صاحب۔ اچھّا بتاؤ کدّو کے پھول کا

رنگ کیسا ہے؟

موہن۔ اِس پھول کا رنگ پیلا ہے۔

ماسٹر صاحب۔ تم نے ٹھیک بتایا۔ یہ دیکھو توری کا پھول بھی پیلا ہے۔ گیندے کے اس پھول کا رنگ بھی پیلا ہے۔

کریم۔ ماسٹر صاحب! میری کتاب کی جلد بھی تو پیلے رنگ کی ہے!

ماسٹر صاحب۔ ہاں! وہ بھی پیلی ہے۔ اچھا پیلا رنگ تو تم پہچان گئے۔ اب اپنی اپنی کتاب کھول کر دیکھو کہ وہ کس رنگ کی سیاہی سے لکھی ہوئی ہے۔

کریم۔ میری کتاب کالی سیاہی سے لکھی ہے۔

موہن بول اُٹھا۔ ماسٹر صاحب! کوئلہ بھی تو کالا ہوتا ہے۔

سوہن - ہمارے بال بھی تو کالے ہیں -

ماسٹر صاحب - اچھا اب تم بتاؤ کہ اس سیم کے پھول کا کیا رنگ ہے ؟

موہن - یہ سفید ہے -

ماسٹر صاحب - سیم کا یہ پھول بھی دیکھو - اس کا رنگ نیلا ہے - دیکھو ! آسمان بھی نیلا ہے - کریم کا بستہ بھی نیلے رنگ کا ہے -

کریم - ماسٹر صاحب ! پتیاں کس رنگ کی ہوتی ہیں -

موہن - پتیاں تو ہری ہوتی ہیں -

ماسٹر صاحب - ٹھیک بتایا - سب پتیاں ہری رنگ کی ہوتی ہیں - اب بتاؤ کہ کریم کی ٹوپی کا کیسا رنگ ہے ؟

کریم جھٹ بول اٹھا - ہمارے ابا بتاتے

تھے کہ یہ لال رنگ کہلاتا ہے۔

ماسٹر صاحب۔ تمھارے ابّا نے بالکل ٹھیک بتایا۔ اب تم سب ایک ایک رنگ کی بہت سی چیزیں ڈھونڈ لاؤ کریم! تم لال رنگ کی۔ موہن! تم پیلے رنگ کی۔ سوہن! تم ہرے رنگ کی گلو! تم نیلے رنگ کی اور نسیم! تم سفید رنگ کی چیزیں ڈھونڈھ کر لانا۔

سوالات

(۱) تم نے آج کون کون رنگ جانے؟ اُن کے نام لو۔

(۲) ہر ایک رنگ کی ایک ایک چیز کا نام لو۔

(۳) اپنی کاغذ کی نپسل سلیٹ کی نپسل۔ تختی اور۔ قلم کا رنگ بتاؤ۔

سبق ۳۹

کبوتر

ڈھابلی قلابازی اُڑان
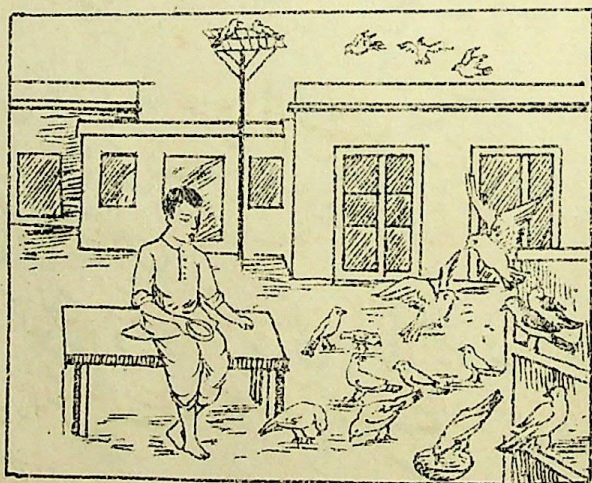
پیرو کے بڑے بھائی کو کبوتر اُڑانے کا

بڑا شوق ہے۔ اُس نے بہت سے کبوتر پال رکھے ہیں۔ اُس کے پاس کئی طرح کے کبوتر ہیں۔ کوئی سفید ہے کوئی چتکبرا ہے کوئی کالا ہے کوئی بھورا ہے۔

اُس نے اپنے کبوتروں کے رہنے کے لئے ایک خانہ دار لکڑی کا گھر بنایا ہے۔ اس کو ڈھابلی یا دربا کہتے ہیں۔ آنگن میں اُس نے ایک اونچا بانس گاڑ رکھا ہے۔ اس بانس کے اوپر ایک چھتری بنا دی ہے۔ اس چھتری پر کبوتر اُڑ اُڑ کر بیٹھا کرتے ہیں۔

کبوتر کو دیکھو۔ اُس کی چونچ چھوٹی اور سیدھی ہے۔ اس سے وہ دانہ چگتا ہے۔ اس کی گردن کیسی گول اور سندر ہے۔ اُس کے پنجوں میں چار چار انگلیاں ہیں۔ کبوتر کی آنکھیں،

چھوٹی اور گول ہوتی ہیں۔

وہ دیکھو سفید کبوتر کتنے اونچے اُڑ رہے ہیں۔ اُڑتے اڑتے وہ اُلٹ پلٹ بھی رہے ہیں۔ پیرو کے بھائی نے اپنے کبوتروں کو قلا بازی کھانا خوب سکھایا ہے۔ کبوتر گھنٹوں تک آسمان میں اُڑا کرتا ہے۔ وہ جلد ہی نہیں تھکتا۔ وہ لمبی اور اونچی اُڑان لیتا ہے۔

کبوتر اپنی جگہ کو کبھی نہیں بھولتا۔ وہ بڑا، ہوشیار ہوتا ہے۔ اگر تم پیرو کے کسی کبوتر کو دوسرے گاؤں میں بھی پکڑ لے جاؤ تو چھوڑنے پر وہ پھر یہیں اُڑ کر آجائیگا۔

کبوتر پرانے اور خالی مکانوں کے چھیدوں اور چھتوں میں اپنا گھونسلا بناتا ہے۔

سوالات

(۱) کبوتر کس کس رنگ کے ہوتے ہیں؟

(۲) ڈھابلی کسے کہتے ہیں؟

(۳) جنگلی کبوتر اپنا گھونسلا کہاں بناتا ہے؟

(۴) کبوتر پالنے والے اُن کے آرام کے لئے کیا کیا کرتے ہیں۔

(۵) کبوتر کی بولی بول کر سناؤ۔

(۶) نیچے لکھے ہوئے لفظوں کے معنی بتاؤ اور اُن کو اپنی باتوں میں استعمال کرو۔

خانہ دار۔ ڈھابلی۔ دربار خالی۔ چتکبرا۔

(۷) نیچے لکھی ہوئی باتوں کو پورا کرو۔

۱۔ اس کی ..... چھوٹی اور ..... ہے۔

۲۔ اڑتے اڑتے وہ ..... بھی رہے ہیں۔

سبق - ۳۰

موٹر

پیٹرول فراٹے بھرنا فولادی
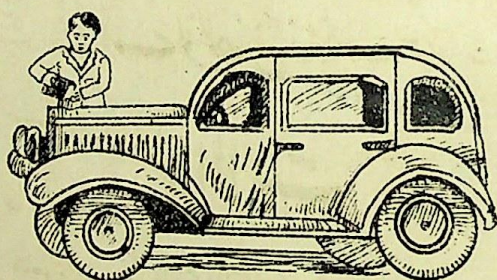
پم پم کرتی موٹر آئی موٹر والے نے ٹھہرائی
چلتے چلتے جاتی ہے تھک ہانپ رہی ہے کر کے دھک دھک

نیچے اترا موٹر والا اُس میں پیپے سے کچھ ڈالا
انجن میں پٹرول ہے جلتا جس سے ہے یہ موٹر چلتا
بول رہا ہے بھوں بھوں کر کے دھک دھک دھک فراٹے بھر کے
بڑھتا ہے کیا جلدی آگے جیسے ریل کا انجن بھاگے
موٹر ہے فولادی گھوڑا کھاتا ہے لوہے کا کوڑا
یکہ گاڑی تانگہ چھکڑا سب کو رستہ ہی میں پکڑا
گھوم گیا کس جانب موٹر
اے لو بھائی غائب موٹر

سوالات

(۱) موٹر میں تیل کیوں ڈالا جاتا ہے؟

(۲) موٹر کس لئے بولتا ہے؟

(۳) موٹر کی طرح اور کس سواری کو تم فولادی گھوڑا کہہ سکتے ہو؟

سبق-۳۱

اسپتال

کمپونڈر　　چیرپھاڑ
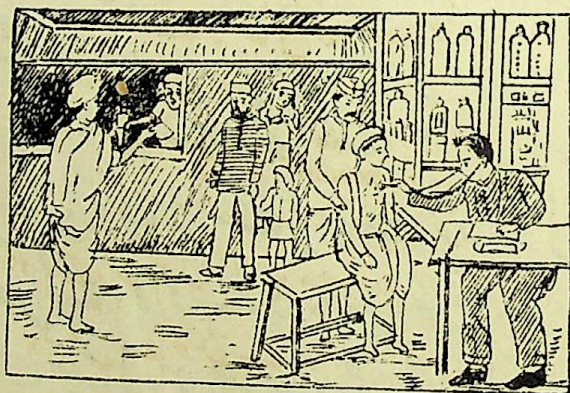
بڑے بڑے قصبوں اور شہروں میں اسپتال ہوتے ہیں۔ اسپتال میں دوا ملتی ہے۔

غریب آدمیوں کو دوا کے دام دینے نہیں پڑتے ہیں۔

بیمار کو دیکھنے کے لئے اسپتال میں ایک ڈاکٹر ہوتا ہے۔ ڈاکٹر کو تنخواہ سرکار دیتی ہے ڈاکٹر روگی کے روگ کو دیکھتا ہے اور ایک پرچہ پر دوا لکھکر وہ پرچہ بیمار کو دے دیتا ہے اُس میں روگ اور دوا کا نام لکھا جاتا ہے۔

دوا دینے کے لئے ایک دو آدمی اور ہوتے ہیں۔ ان کو کمپونڈر کہتے ہیں۔ کمپونڈر روگی کا پرچہ دیکھکر اُسے دوا دے دیتا ہے۔

اسپتال میں چیر پھاڑ بھی کی جاتی ہے۔ بہت سے روگ ایسے ہوتے ہیں جن میں چیر پھاڑ کی ضرورت ہوتی ہے۔ اگر ایسا نہ کیا جائے

تو روگی کے مر جانے کا ڈر رہتا ہے۔

چیر پھاڑ کے لئے ایک کمرہ الگ ہوتا ہے یہاں ہر ایک آدمی نہیں جا سکتا۔ اس کمرے میں بڑی صفائی رکھی جاتی ہے۔ مکھی تک وہاں نہیں گھسنے پاتی۔ کمرے کے دروازوں اور کھڑکیوں پر پتلی اور مہین جالی لگی رہتی ہے۔

اسپتال میں باہر کے روگی ٹھہر سکتے ہیں۔ اُن کو ہر طرح کا آرام دیا جاتا ہے۔ غریب بیماروں کو تو کھانا بھی دیا جاتا ہے۔

لڑکو! تم سمجھ گئے ہوگے کہ اسپتال کتنے کام کی چیز ہے۔ اگر اسپتال نہ ہوں تو غریبوں کو دوا کہاں سے ملے۔ اِن سے ہزاروں آدمیوں کا بھلا ہوتا ہے اور بہتوں کی جانیں بچ جاتی ہیں۔

سوالات

(۱) اسپتال سے لوگوں کو کیا فائدہ پہونچتا ہے ؟

(۲) کمپونڈر کیا کام کرتا ہے ؟

(۳) غریبوں کے آرام کے لئے اسپتال میں کیا انتظام کیا جاتا ہے ؟

(۴) تمھارے یہاں بیماری میں دوا کہاں سے آتی ہے ؟

(۵) نیچے لکھی ہوئی باتیں پوری کرو :-

۱- ..... دوا دینے کے لئے ایک ... آدمی اور ہوتے .. ان کو ... کہتے ہیں -

۲- چیر پھاڑ کے لئے ایک .... الگ ہوتا ہے -

۳- اُن کو ہر .... کا .... ملتا ہے -

سبق - ۳۲

کھلیان

اوسائی مانڈنا روندنا

موہن - تلسی بھیّا! کہاں جا رہے ہو؟

تلسی - بھائی! ہمارے کھیت میں کٹائی ہو رہی ہے۔ میں وہیں جا رہا ہوں چلو تم بھی چلتے ہو؟

موہن - تو کیا آج مدرسے نہ چلوگے؟

تلسی - آج تو اتوار ہے - واہ! تم اچھا بھول جاتے ہو - چلو آج اپنے آم کے پیڑوں کے نیچے کھیلیں گے -

موہن - چلو چلیں -

موہن اور تلسی ہنستے کودتے اپنے کھیتوں میں جا پہونچے۔ کھیتوں میں کٹائی ہو رہی تھی کھیت گیہوں کے تھے۔ کئی کھیت کٹ چکے تھے گیہوں کے پودوں کو کاٹ کر بوجھ باندھ دیئے تھے۔ کچھ لوگ بوجھ اُٹھا کر پیڑ کے نیچے اکٹھے کر رہے تھے۔

موہن اور تلسی پیڑ کے نیچے گئے۔ وہاں کی زمین خوب صاف تھی۔ ایک طرف گیہوں کے بوجھ رکھے تھے۔

تلسی نے کہا۔ موہن بھائی! یہ ہمارا کھلیان ہے۔ وہ دیکھو منڈائی ہو رہی ہے۔

ایک جگہ بہت سا گیہوں پھیلا پڑا تھا۔ ایک آدمی دو بیلوں کو اس کے اوپر چلا رہا تھا۔ بیل گیہوں کو روند رہے تھے۔

تلسی۔ دیکھو موہن بھائی! یہ ہمارے بیل
ہیں۔
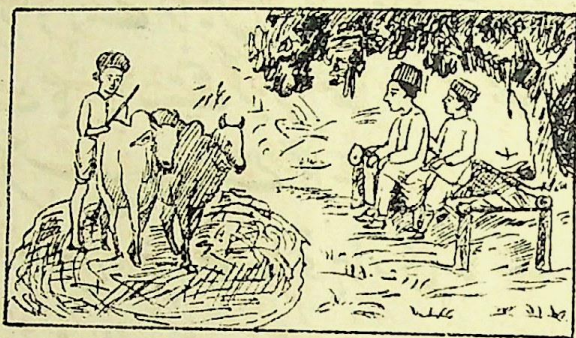
موہن۔ تلسی بھائی! بیلوں کو گیہوں کے اوپر
کیوں چلاتے ہیں؟
تلسی۔ بیلوں کے روندنے سے گیہوں کے
سوکھے پودے ٹوٹ کر چور چور ہو جائیں گے۔
گیہوں کا دانہ بالیوں سے الگ ہو جائے گا۔
موہن۔ پھر اس کا کیا کریں گے؟
تلسی۔ پھر اوسائی ہوگی۔

موہن - اوسائی کیا ؟

تلسی روندے ہوئے گیہوں کو ڈلیوں میں بھر کر اوپر سے گرائیں گے - ہوا سے بھوسا اُڑے گا - دانہ نیچے گر کر اکٹھا ہو گا - بھوسا آگے اُڑ کر جمع ہو جائے گا -

موہن - یہی بھوسا تو ہماری گاے کھایا کرتی ہے -

تلسی - ہاں ہاں یہی ہے -

موہن - اچھا بھائی اُوسائی بھی میں دیکھنے آؤں گا - تمھارا کھلیان تو بڑا صاف ہے - وہ دیکھو چنے کا بھی تو ڈھیر لگا ہے -

تلسی - ہاں! وہ بھی کل مانڈا جائے گا -
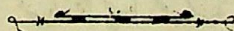
سوالات

(۱) کھلیان کسے کہتے ہیں؟

(۲) منڈائی کیسے ہوتی ہے؟

(۳) اناج کو بھوسے سے کیسے الگ کرتے ہیں؟

(۴) لکھو اور یاد کرو۔

چور چور ہونا　چنے کا ڈھیر　گیہوں کا بوجھ

کٹائی　منڈائی　اُوسائی

(۵) نیچے لکھی باتیں پوری کرو۔

۱۔ تو کیا آج ...... نہ چلو گے۔

۲۔ زمین خوب ...... تھی۔

سبق ۴۳

کوّے کی ہوشیاری

سپاہی بندوق زنجیر
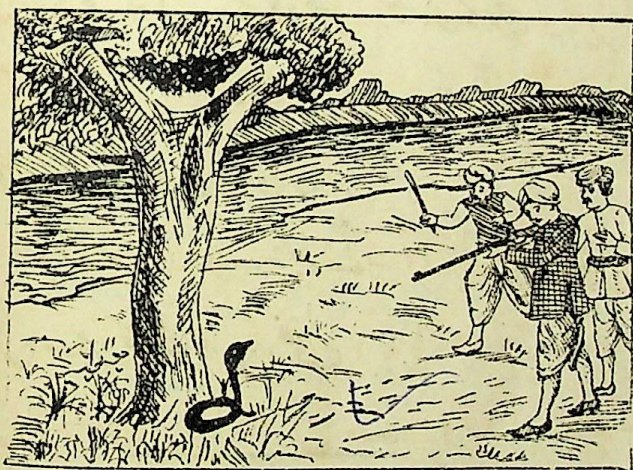
ایک پُرانے پیڑ کے کھوکھلے میں کوّے

کا ایک جوڑا رہتا تھا۔ اُسی پیڑ کی جڑ میں ایک بڑے سانپ کا بل بھی تھا۔ یہ سانپ کوّے کے بچوں کو کھا جایا کرتا تھا۔ کوّے کا جوڑا بڑا دُکھی تھا۔

اُس پیڑ کے پاس تھوڑی دور پر ایک ندی بہتی تھی۔ ایک دن ایک راجہ کا لڑکا ندی میں نہانے آیا۔ اُس نے اپنی سونے کی زنجیر اُتار کر ندی کے کنارے رکھ دی اور آپ نہانے لگا۔

کوّے نے جو یہ زنجیر دیکھی تو اُڑ کر وہاں جا پہونچا اُس نے زنجیر کو چونچ میں دبایا اور پیڑ کے کھوکھلے میں لاکر ڈال دیا۔ اُس نے سوچا کہ راجہ کے نوکر زنجیر کو ڈھونڈتے ہوئے وہاں آئیں گے اور سانپ کو ضرور مار ڈالیں گے۔

راجہ کے نوکر زنجیر کو ڈھونڈتے ہوئے پیڑ کے پاس پہونچے جہاں بڑا کالا سانپ بیٹھا تھا۔ پہلے تو اُسے دیکھکر یہ سب بہت گھبرائے مگر پھر اُن میں سے ایک نے اُس سانپ کو بندوق سے مار ڈالا اور کھوکھلے میں جھانک کر دیکھا تو زنجیر پڑی پائی۔

اس ترکیب سے کوے نے اپنے دشمن سانپ سے پیچھا چھڑایا۔ سچ ہے بہت سے کام جو طاقت سے نہیں ہو سکتے وہ عقل سے سہج ہی میں ہو جاتے ہیں۔

سوالات

(۱) راجہ کا لڑکا ندی پر کیوں گیا تھا؟

(۲) کالا سانپ کہاں تھا؟

نیچے لکھے ہوئے لفظوں کے معنے بتاؤ:-

(۳) عقل - زنجیر - ہوشیاری - طاقت -

(۴) سانپ کیسے مارا گیا -؟

(۵) بتاؤ کہ کوّے نے کیا چالاکی دکھائی ؟

(۶) ایسی بات کہو کہ اُس میں "پیچھا چھڑانا" آجائے -

(۷) راجہ کے نوکر سانپ تک کیسے پہونچے ؟

(۸) زنجیر کہاں ملی ؟ -

سبق - ۳۴
گھوڑا

ہوشیار صفائی

رام دین بڑا ہوشیار لڑکا ہے۔ اُس کے ماسٹر صاحب اُسے بہت مانتے ہیں۔ ایک دن اُسنے کہا۔ ماسٹر صاحب! چلئے آج گانوں کی صفائی دیکھ آئیں۔ یہ سُن کر سب لڑکے بڑے خوش ہوئے۔ سب نے کہا۔ ہاں ماسٹر صاحب چلئے چلیں۔

ماسٹر صاحب نے رام دین کی بات مان لی سب لڑکوں کو لے کر وہ مدرسے سے باہر نکلے

اُنھوں نے کہا۔ لڑکو! چلو ہم تمھیں دکھا دیں
کہ گانوں والے اپنا کوڑا کہاں ڈالتے ہیں۔
رام دین بولا۔ پنڈت جی کوڑا تو گھورے
میں ڈالا جاتا ہے۔
موہن۔ ہمارے مکان کی طرف بھی ایک
گھورا ہے۔
میکو۔ ہماری طرف بھی تو ایک گھورا ہے
رام دین۔ واہ! اب تمھاری طرف کا گھورا
صاف نہیں ہو گیا ہے؟"
میکو۔ ہاں! ہاں! ٹھیک ہے۔ اب وہاں
صفائی ہو گئی ہے۔
موہن۔ کو بھی یاد آ گیا۔ بولا۔ پنڈت جی!
اب تو ہماری طرف کا بھی گھورا صاف ہو گیا ہے
ایک دن ایک صاحب آئے تھے۔ انھوں نے ہمارے

دادا سے کہکر گھورا صاف کروا دیا تھا۔

پنڈت جی۔ تو اب تمھارے گھر کا کوڑا کہاں پھینکا جاتا ہے۔

موہن۔ دادا کہتے تھے کہ اب سب گاؤں والے نئے گھوروں میں کوڑا پھینکیں گے۔

پنڈت جی۔ تمھارے دادا ٹھیک کہتے تھے گاؤں والے جگہ بے جگہ گھورا بنا دیتے تھے۔ اس سے بہت گندگی رہتی تھی۔ اب سرکار کی طرف سے صفائی کی دیکھ بھال کی جاتی ہے دیکھو! گلیاں کیسی صاف رہتی ہیں۔ صفائی دیکھنے والے برابر دوسرے چوتھے دن آیا کرتے ہیں

جب سب لڑکوں کے ساتھ پنڈت جی گاؤں کے نئے گھوروں پر آئے تو رام دین نے

پوچھا۔ پنڈت جی! یہ بڑے بڑے گڈھے کیوں کھودے گئے ہیں؟

پنڈت جی۔ یہ گڈھے کوڑا ڈالنے کے لئے ہیں سب لوگوں کے گھروں کا کوڑا انہیں میں ڈالا جاتا ہے۔ یہ کوڑا سال بھر میں کھاد بن جاتا ہے۔ گڈھوں میں دبا رہنے سے کھاد بہت اچھا بنتا ہے۔

میکو۔ یہ گھورا ہمارے گھر سے بہت دور پڑتا ہے۔

رام دین۔ دور تو ہے پر اب ہمارے گھروں کے آس پاس صفائی کیسی رہتی ہے۔

پنڈت جی اسی لئے تو بستی بھر کے گھورے ایک ہی جگہ بنا دئے ہیں۔

ماسٹر صاحب نے گھورے دکھا کر لڑکوں کو

چھٹی دے دی۔

سوالات

(۱) گھروں کے پاس کوڑا ڈالنا کیوں برا ہے ؟

(۲) گھورا کہاں بنانا چاہیئے۔ ؟

(۳) کوڑا کس کام آسکتا ہے ؟۔

(۴) گڈھوں میں کوڑا کیوں دبایا جاتا ہے ؟

(۵) لکھو اور یاد کرو۔

نیا پرانا صاف گندگی دیکھ بھال

دوسرے چوتھے جگہ بے جگہ آس پاس

دبانا ۔صفائی ۔ہوشیار طرف

صاحب ۔ مان لی ۔

सरसों का खेत
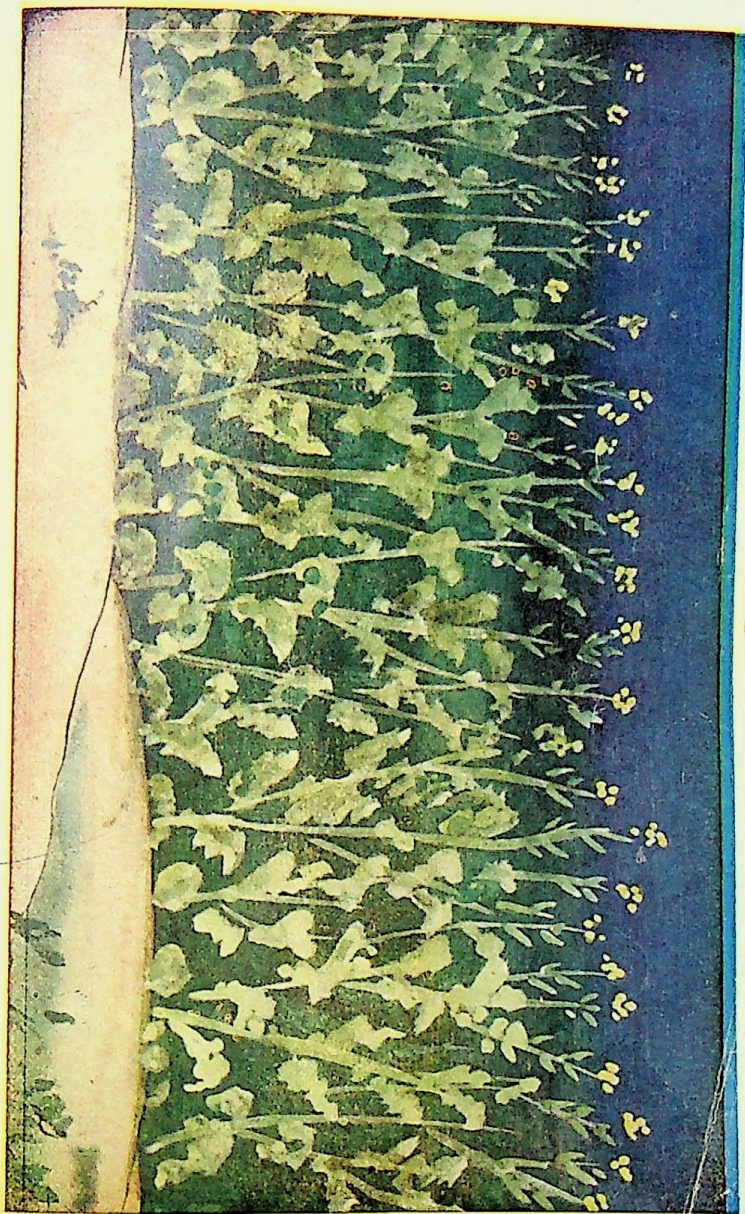
سرسوں کا کھیت

سبق ۔ ۳۵

سرسوں کا کھیت

شان روپ ہریالی مخمل نکھرا

سب کھیتوں سے اچھا کھیت ۔ آہاہا! سرسوں کا کھیت
دل بہلانے کا سامان ۔ اس سے جنگل بھر کی شان
پتوں پر ہے ایسی اوس ۔ سچے موتی جیسی اوس
ہلکی ہلکی کھا کر دھوپ ۔ نکھرا اور بھی اس کا روپ
ہریالی کی ایسی شان ۔ جیسے ہو مخمل کا تھان
پیلے جوڑے پہنے پھول ۔ آہا خوب رہے ہیں جھول

سوالات

(۱) سرسوں کب پھولتی ہے ؟

(۲) مدرسہ کی پھلواڑی میں کون سے پھول سرسوں کے پھول کے رنگ کے ہیں - ؟

(۳) اس نظم کو زبانی یاد کرو -

(۴) "نکھرا اور بھی اُس کا روپ" کا مطلب بتاؤ -

(۵) جس سطر کا مطلب نیچے لکھا ہے وہ شعر سناؤ -

پتوں پر اوس کی بوندیں سچے موتیوں کی طرح پڑی ہیں -

(۶) تم نے کس کس رنگ کی مخمل دیکھی ہے ؟

سبق - ۳۶

کھیتوں کی رکھوالی (۱)

پُتلا رکھوالی کاچھی

شانتی اپنے باپ کے ساتھ کاچھی کے کھیت میں گئی۔ کھیت میں ترکاریاں بوئی ہوئی تھیں۔ ایک طرف لوکی کدو اور توری کی بیلیں پھیلی تھیں۔ دوسری طرف بینگن کے چھوٹے چھوٹے پودے تھے۔

شانتی۔ بابوجی! وہ کون بیٹھا ہے؟۔

باپ۔ بیٹی! وہاں کوئی بیٹھا نہیں ہے۔

کاچھی نے ایک لاٹھی گاڑ کر اُس پر کالی ہانڈی اُلٹی ٹانگ دی ہے

شانتی - بابو جی ہانڈی کیوں اُلٹ دی ہے۔

باپ - جس طرح تم نے اُسے کوئی لڑکا سمجھا تھا اسی طرح جانور اُسے آدمی سمجھتے ہیں اور ڈر جاتے ہیں۔ پھر وہ کھیت کے اندر نہیں گھستے۔ دیکھو کھیت کے کنارے اور بیچ میں کئی جگہ ایسی ہی ہانڈیاں ٹنگی ہیں۔

شانتی۔ باپو جی! کاچھی جانوروں کو کیوں ڈراتا ہے؟۔

باپ۔ لومڑی۔ سیار یا اور جانور کھیت میں گھس آتے ہیں اور ترکاریاں کھا جاتے ہیں اسی لئے کاچھی کو کھیت کی رکھوالی کرنی ہوتی ہے۔ وہ بیچارہ اکیلا کہاں تک کھیت میں بیٹھا رہے۔ اسی سے وہ اس ڈھنگ سے اپنا کام نکالتا ہے۔

شانتی۔ یہ تو بڑی اچھی ترکیب ہے۔

باپ۔ چلو بیٹی! اور کھیتوں کو دیکھو۔ لوگ اپنے کھیتوں کی رکھوالی کس کس طرح سے کرتے ہیں۔ وہ دیکھو اُس کھیت میں بالکل آدمی سا کھڑا ہے۔

شانتی۔ باپو جی! وہ تو کپڑے بھی پہنے

ہے۔

باپ۔ ہاں! لیکن وہ
آدمی نہیں ہے۔
کھیت والے نے کالے
کپڑے کا ایک پتلا بنایا ہے۔
اُسے بانس میں لگا کر گاڑ دیا
ہے۔ جاؤ تم اُسے دیکھ آؤ۔

شانتی بڑی خوش ہوئی۔ وہ تالی بجاتی ہوئی
دوڑی۔ پُتلے کو جا کر دیکھا تو اُس میں چیتھڑے
لپٹے ہوئے تھے۔

باپ نے کہا۔ بیٹی! دیکھا! لوگ اپنے
کھیتوں کی رکھوالی کس طرح کرتے ہیں کل تم
ہمارے ساتھ چلنا اور دیکھنا کہ جوار کے کھیت
کی رکھوالی کیسے کی جاتی ہے؟

شانتی گھر لوٹنے پر بڑی خوش تھی۔
اُس نے اپنی ماں اور بھائی سے سب حال کہا
اپنے بھائی سے بولی۔ بھیا! کل باپوجی ہمیں
جوار کا کھیت دکھانے لے چلیں گے۔ تم بھی
چلنا۔

سوالات

(۱) تم کھیت پر بنا رہے ہوئے جانوروں سے اُسے کیسے بچاؤ گے؟۔

(۲) کھیتوں میں گاڑنے کے لئے پُتلے کس چیز کے بنائے جاتے ہیں۔؟

(۳) لومڑی اور سیار ان پتلوں کو دیکھکر کیا سمجھتے ہیں؟

(۴) لکھو اور یاد کرو۔

کام نکالنا۔ رکھوالی کرنا

سبق ۔ ۳۷

کھیتوں کی رکھوالی (۲)

مچان گوپھن بھٹّا ضِدّ

سویرا ہوتے ہی شانتی نے اپنے باپ کو جاگھیرا ۔ اور کہنے لگی کہ جوار کے کھیت کو چلو۔ اُس کا بھائی رمیش بھی چلنے کے لئے تیّار ہو گیا ۔ اُن کے باپ نے کہا ۔ اچھّا! چلو ۔

کھیت میں پہونچکر رمیش بولا ۔ دیکھو شانتی کیسے اچھّے اچھے بھُٹّے لگے ہیں ۔

باپ ۔ یہ بھُٹّے اب پکنے لگے ہیں ۔ ان کا دانہ کڑا ہوتا جاتا ہے ۔ دیکھو کئی طرح کے بھُٹّے

ہیں۔ کوئی لال ہے۔ کوئی سفید ہے۔
رمیش۔ وہ دیکھو چڑیاں بھٹوں پر بیٹھکر دانہ
کھا رہی ہیں۔
باپ۔ اسی سے تو کھیت والوں کو بڑی
رکھوالی کرنی پڑتی ہے۔
رمیش۔ بھلا کھیت والا دن رات کیسے
کھیت میں چاروں طرف دوڑتا ہوگا اور
چڑیاں بھگاتا ہوگا۔؟
باپ۔ اُسے دن میں چڑیاں ہی نہیں
بھگانی ہوتیں۔ رات میں سور اور دوسرے
جانور بھی کھیت میں آیا کرتے ہیں۔
رمیش۔ تو پھر اِن کھیتوں کی رکھوالی کیسے
کی جاتی ہے؟
باپ۔ وہ کھیت کے بیچ میں تمھیں کیا

دکھائی دیتا ہے ؟

شانتی - وہاں تو ایک گھر سا بنا ہے -

بابوجی ! اتنا اونچا چھپر کیسے بنایا ہے ؟
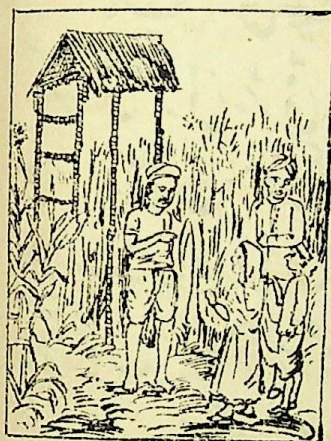
باپ - چلو - تمھیں دکھا دیں - اس کو مچان کہتے ہیں اسی پر بیٹھکر کھیت کی رکھوالی کی جاتی ہے -

رمیش اور شانتی اپنے باپ کے ساتھ کھیت میں گھسے اور مچان تک گئے - مچان کے آس پاس تھوڑی جگہ صاف کر لی گئی تھی - باپ نے دکھایا کہ چار موٹے بانس کے کھمبوں پر ایک کھاٹ باندھ دی گئی ہے انھوں نے پوچھا -

رمیش بتاؤ کھاٹ کے اوپر چھپر کیوں چھایا

گیا ہے ۔؟

رمیش ۔ اگر چھپر نہ چھاتے تو دھوپ لگتی اور پانی برسنے پر کھیت والا بھیگتا ۔

شانتی ۔ یہ مٹی کی گولیاں کیوں بنائی ہیں ؟

باپ ۔ یہ گولیاں گوپھن میں رکھکر پھینکی جاتی ہیں ۔ انہیں سے جانوروں کو مار بھگاتے ہیں ۔

اسی وقت رام دین کسان آگیا ۔ اُس سے بابوجی نے کہا ۔ رام دین ! اپنا گوپھن تو رمیش کو دکھاؤ ۔

اس نے مچان سے گوپھن نکالا اور کہا "بھیا ! یہ گوپھن ہم نے سن کی ڈوری کا بنایا ہے ۔ اس بیچ کی گدّی میں ایک گولی رکھکر

زور سے پھینکتے ہیں۔ جانور اور چڑیاں ڈر کر بھاگ جاتی ہیں۔

رمیش بولا "بھلا ایک گولی پھینکو تو"

رام دین نے ایک گولی گوپھن میں رکھی۔ اُسے زور سے دو چار بار گھمایا پھر گوپھن کا ایک سرا چھوڑ دیا۔ گولی سنسناتی ہوئی چلی گئی اور ایک زور کی آواز ہوئی۔

شانتی اور رمیش یہ دیکھکر بہت خوش ہوئے

سوالات

(۱) جوار کے کھیت میں کون کون جانور آیا کرتے ہیں؟

(۲) کھیتوں میں مچان سے رکھوالی کیسے کی جاتی ہے؟

(۳) تم ایک چھوٹی سی گوپھن بنوالو اور پھر اُس سے گولی پھینکنا سیکھو۔

سبق - ۳۸

پتنگ

مزہ لبھا رہے ہیں عجب

مزہ سے چھٹی منا رہے ہیں پتنگ لڑکے اڑا رہے ہیں
کٹا رہے ہیں لٹا رہے ہیں
چڑھے ہوئے ڈور کے سہارے پتنگ لگتے ہیں کیسے پیارے
دلوں کو سچ مچ لبھا رہے ہیں
کہیں ہے گڈی کہیں ہے تکل کہیں ہے سورج کہیں ہے بادل
پتنگ سب جگمگا رہے ہیں
عجب تماشا ہے پیچ کٹنا ہر ایک کا ڈور پر جھپٹنا
لٹیرے اودھم مچا رہے ہیں
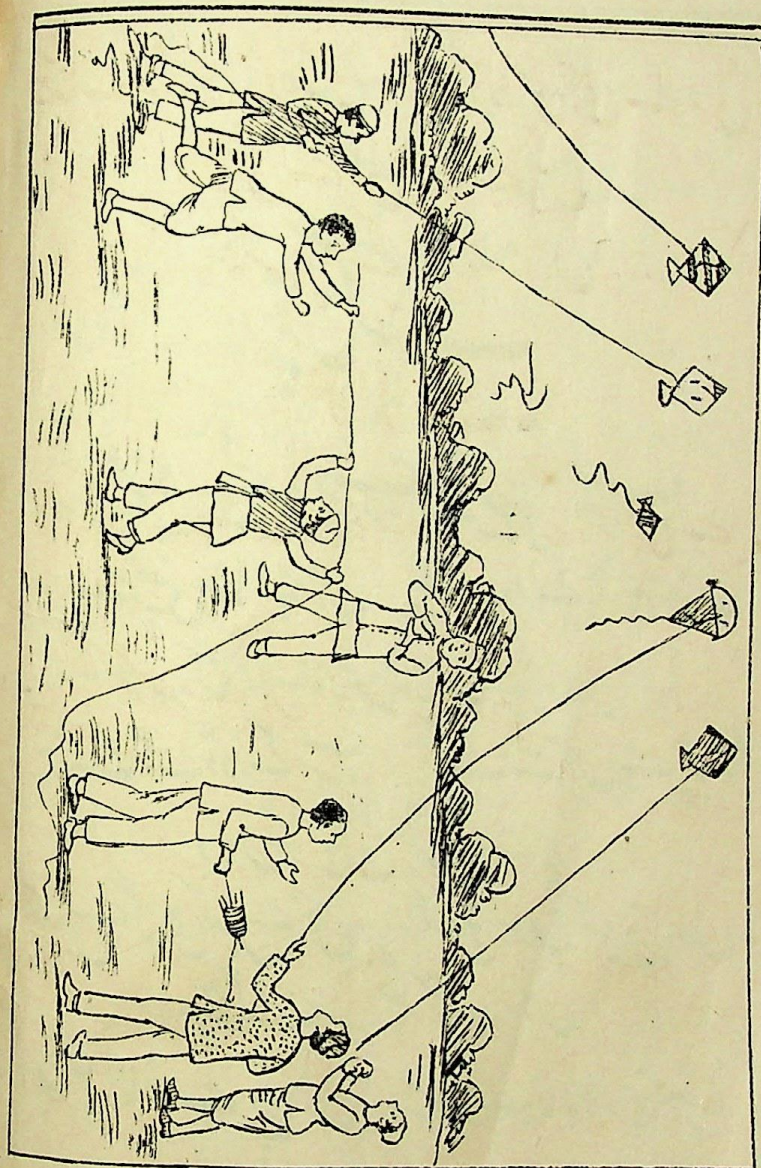
پتنگ کٹتے ہی ڈور ٹوٹی ذرا ذرا سی سبھی نے لوٹی
خوشی سے تالی بجا رہے ہیں
پتنگ لڑکے اڑا رہے ہیں

سوالات

(۱) کچھ لڑکے چھٹیوں میں پتنگ اُڑاتے ہیں۔ تم چھٹی کیسے مناتے ہو؟

(۲) " جگمگا رہے ہیں " کو جملہ میں بولو۔

جگمگا رہے - کو جملہ میں بولو

سوالات

Weight & quality of Paper	....	2 lbs. White
Size of Paper	....	20″ x 30″
Cover	....	60 lbs.
Price of Book	....	Annas -/4/9

Printed and Published by K. D. Seth, at the
N. K. Press, Lucknow.